صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 02 مئی 2019ء بمطابق 26 شعبان المعظم 1440 ہجری بعداز دوپہر تین بجے پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَٰمَةِ ۖ فَمَن زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيَوٰةُ الدُّنْيَآ إِلَّا مَتَٰعُ الْغُرُورِ O لَتُبْلَوُنَّ فِىٓ أَمْوَٰلِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَٰبَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوٓا أَذًى كَثِيرًا ۚ وَإِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ۔

(ترجمہ): ہر متنفس کو موت کا مزا چکھنا ہے اور تم کو قیامت کے دن تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلا دیا جائے گا۔ تو جو شخص آتش جہنم سے دور رکھا گیا اور بہشت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچ گیا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کا سامان ہے۔(اے اہل ایمان) تمہارے مال وجان میں تمہاری آزمائش کی جائے گی۔ اور تم اہل کتاب سے اور ان لوگوں سے جو مشرک ہیں بہت سی ایذا کی باتیں سنو گے۔ اور تو اگر صبر اور پرہیزگاری کرتے رہو گے تو یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔۔ وآخرالدواناعن الحمد اللہ رب العالمین۔ وآخِرُ الدَّعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: Leave applications لیتے ہیں۔

ایک رکن: پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔۔۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Okay، پہلے Leave applications لیتے ہیں: جناب عنایت اللہ صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، مسماۃ شاہدہ وحید، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب شیر اعظم وزیر صاحب، ایم پی اے، For twenty days, from today onward، مسٹر محمد نعیم خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، سومی فلک ناز صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، ثمر بلور صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، ماریہ فاطمہ صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، سلطان محمد صاحب، لاء منسٹر For two days، آج اور کل کے لئے، جناب محب اللہ خان وزیر، منسٹر ایگریکلچر، For today and tomorrow، جناب اکبر ایوب خان، منسٹر سی اینڈ ڈبلیو، آج کے لئے، محمود خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب منور خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، ساجدہ حنیف صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، مومنہ باسط صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، وزیر زادہ صاحب، ایم پی اے، For six days, today onward، مسٹر افتخار مشوانی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted. Privilege motion, Ji, Akram Khan Durrani!

رسمی کارروائی

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! آپ کا شکریہ۔ یہاں پر آپ کو بھی معلوم ہے، اس ہاؤس کے سارے ہمارے معزز ممبران، منسٹر صاحبان کو بھی معلوم ہے کہ پورے صوبے میں ڈاکٹرز ہڑتال پہ ہیں اور پورے صوبے کے عوام کو انتہائی تکلیف کا سامنا ہے۔ ویسے بھی یہاں پر ادویات کی قیمتیں اتنی بڑھ گئی ہیں کہ لوگوں کے بس سے باہر ہیں لیکن ساتھ ساتھ گورنمنٹ کا جو رویہ ہے عوام کے ساتھ، ڈاکٹروں کے ساتھ، وہ انتہائی ناگفتہ بہہ ہے۔ یہاں پر ایم ٹی آئی کا جو بل آیا تھا، پہلے بھی یہاں پر بھرپور انداز میں ہم نے مخالفت کی کہ اس سے ہمارے ہسپتال تباہ ہو جائیں گے، نئے تجربے جب آجاتے ہیں، پرانا نظام ختم ہو جاتا ہے اور پھر نئے تجربے کامیاب نہیں ہوتے ہیں لیکن پی ٹی آئی کی پچھلی پانچ سال

کی گورنمنٹ میں سب چیزوں میں تبدیلیاں اور وہ چاہتے تھے کہ جو بھی کام ہے، ہم اس میں تبدیلی لائیں گے، ہیلتھ میں بھی انہوں نے تبدیلی لانے کی کوشش کی، تھوڑا سا جو بچا کھچا تھا تو یہاں اس اسمبلی میں بل آیا، میں نے اس دن بھی اس کی مخالفت کی تھی، اس بنیاد پہ کی تھی کہ یہاں پر وہ ہمارے وزیر صحت صاحب آج نہیں ہیں کہ دیکھیں، نہ ہمارا پرانا تجربہ ہے کہ جتنا بھی آپ ان لوگوں کو زیادہ تنگ کریں گے تو ہمارے سینیئر لوگ جو ہیں، یہ آپ کو Resign دیں گے اور جب سینیئر ڈاکٹرز وہ ہسپتالوں سے فارغ ہو جائیں گے، جونیئر اس کو نہیں سنبھال سکتے، آج وہی ہوا کہ ایل آر ایچ کے سارے سینیئر ڈاکٹروں نے استعفے دیئے اور وہاں پر کارڈیالوجی کا یونٹ بند ہے، لوگ دربدر ٹھوکریں کھا رہے ہیں، الٹرا ساؤنڈ کی دو سو روپے فیس جو تھی، وہ پانچ سو روپے ہو گئی، آپریشن پہ لوگوں کا 20 ہزار روپے خرچہ آتا تھا، اب وہ 60 ہزار ہو گیا۔ جناب سپیکر صاحب! وہ بات ہماری آج سچ ثابت ہوئی، مجھے تو پتہ نہیں ہے کہ ہم اشتہار کے ذریعے اپنے وزیر صحت کو ڈھونڈ لیں یا پرانے جو ہمارے علاقوں میں (تالیاں) لوگوں کے لئے اطلاع دینا ہوتی تھی تو کوئی وہاں پر شہر میں ایک اونچا مقام ہوتا تھا، وہاں پر ایک ڈھولکی والا ہوتا تھا اور وہ ڈھولکی بجاتا تھا، پھر لوگوں کو بلاتا تھا۔ مصیبت یہ ہے کہ اتنا بڑا شعبہ ہے، پورے اس اجلاس میں میں آپ سے گزارش کرونگا کہ اس کی حاضری کو آپ ذرا لے لیں کہ وہ کتنی بار اس اسمبلی میں آئے ہیں؟ آج یہاں پر وہ لوگ جو بڑے عزت دار ہیں، آپ کی اسمبلی کے باہر کھڑے ہیں، بیٹھے ہیں، ہڑتال پہ ہیں، ہم اس پالیسی کی مخالفت کر رہے ہیں، عجیب سی بات ہے کہ عمران خان کا کزن یا رشتہ دار ہے، نوشیروان برکی صاحب، وہ امریکہ سے ہمارے ہسپتالوں کو چلا رہا ہے، امریکہ سے وہ پوری ریکارڈنگ کر کے کہ ایل آر ایچ میں یہ کرو، فلاں ہسپتال میں یہ کر لیں اور ہمارے ہسپتالوں کے بورڈ بھی امریکہ سے بن رہے ہیں۔ یقین جانیئے کہ بورڈ کے ایسے ممبران ہیں کہ وہ 75 سال کے ہیں، 80 سال کے ہیں، ہمارے لئے بڑے محترم ہیں لیکن جب ہم اس کو فون کرتے ہیں تو ہم ان کو بات سمجھا نہیں سکتے، پھر وہ کسی دوسرے شخص کو دے دیتا ہے کہ اس کی بات کو ذرا سمجھو اور پھر مجھے بھی بتادو، یہ مجھ پہ خود گزری ہے۔ ابھی اگر ایک آدمی وہ مہینے میں صرف ایک بار آتا ہے اور آنے جانے کا ٹکٹ بھی اس مہنگائی میں اس غریب صوبے سے وہ لیتا ہے، یہ بھی آپ ذرا نکالیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ ڈاکٹر نوشیروان برکی صاحب جب آتے اور جاتے ہیں، یہ اخراجات وہ خود کرتے ہیں یا اس غریب صوبے کے ہسپتالوں کے خزانے پہ پڑتا ہے، خدارا یہ صوبہ ابھی مزید تجربوں کا متحمل نہیں ہو سکتا، اس پہ اتنے تجربات ہوئے ہیں، دہشتگردی نے اس صوبے کے لوگوں کو ذہنی طور پہ مفلوج

بنایا ہے۔ ابھی مہنگائی سر پہ آ گئی، مہنگائی نے لوگوں کو مفلوج بنایا ہے، لوگ ہمارے پاس اور آپ کے پاس بھی آئیں گے، یقین جانیئے دوائی کے پیسے لوگوں کے پاس نہیں ہیں اور مذید رل رہے ہیں۔ یہاں پر مجھے آج بڑی عجیب سی بات سامنے آ گئی جس پہ مجھے بہت افسوس ہے، ہمارا ایم پی اے صاحبزادہ ثناء اللہ خان یہاں پر ہیں یا باہر ہیں، اس نے کہا کہ میں کل ایل آر ایچ میں گیا تھا، اپنے بھائی کے ایڈمشن لینے کیلئے، میں نے اسمبلی کے پیڈ پہ بات لکھی تھی، وہاں پر انچارج نے کہا کہ ادھر سے دوسری پرچی لاؤ، میں اس پیڈ کو چھوڑ کر پھر ڈاکٹر نے اس پہ لکھا کہ بولٹن بلاک میں اس کو ایڈمٹ کرو، پھر میں گیا، وہاں سے وہ پرچی لائی جو 20 روپے یا 15 روپے اس کی قیمت بڑھی ہے، اس پرچی کو میں نے پھر ڈاکٹر کے پاس لایا تو اس نے کہا کہ دوبارہ چلے جاؤ، ایم پی اے کو یہ کہہ رہا ہے کہ اس پہ آپ نے سٹیمپ نہیں لگائی ہے، اس پرچی کی وجہ سے آپ کے ایم پی ایز کی عزت اور وقار ہے، وہاں پر کیوں سارے لوگ ہڑتال پہ ہیں؟ ابھی کوشش ہو رہی ہے کہ جتنا بھی گورنمنٹ کو فیل کر لیں، فیل کرنے کی کوششیں ہو رہی ہے، سیکرٹری جو ہے وہ یہ فائلیں ایک ادھر بھیجتا ہے، ایک ادھر بھیجتا ہے، میرے خیال میں اسی طرح گھومتی ہے اور پھر آخر میں دوبارہ کوئی Query لگتی ہے اور پھر آپس میں دوبارہ جاتی ہے، ہسپتالوں کا یہی تعلیم ہے، یہی حال ہے۔ ایجوکیشن اتنا بڑا محکمہ ہے، ایک عام ایڈوائزر کے حوالہ کیا گیا ہے اور اس کی حاضری بھی ذرا آپ ہمیں بتادیں کہ یہاں پر اس کی دو مہینے کے اجلاس میں کتنی حاضری ہے؟ آپ کے صوبے کے دو محکمے ہیں، ایک آپ کا ہیلتھ ہے، ایک آپ کا ایجوکیشن ہے، لوگ بد حال ہیں، ابھی جو ریزلٹس نکلے ہیں، سرکاری سکولوں کے نتائج اس ایوان میں ہمیں بتائیں کہ وہ ریزلٹس کیا ہیں؟ کتنے لڑکے پاس ہیں، کتنے فیل ہیں؟ جب یہاں پر ہم بات کرتے ہیں کہ وہاں پر بہت بڑا سکینڈل ہوا ہے، ایم ڈی خود کہہ رہا ہے کہ 21 کروڑ کی کرپشن ہے، وہ بھی ہوئی ہے، بات چلی جاتی ہے کہ اس پہ ہم نے یہاں پر کال اٹینشن جمع کیا ہے، ڈاکٹروں پر بھی میں نے 19 تاریخ کو جمع کیا ہے لیکن مجھے پتہ نہیں چلتا کہ یہاں پر کون ہے؟ یہاں پر اہم مسئلے لائیں جائیں، کوئی کال اٹینشن بہت ضروری ہوتا ہے، کوئی عام سا ہوتا ہے، میری آپ سے یہی التجاء ہے کہ خدارا یہ ایم ٹی آئی کا جو پروگرام ہے، میڈیکل ٹیچنگ، اس پہ دوبارہ نظر ثانی کر لیں، اس میں سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے فیصلے ہیں، ابھی سپریم کورٹ کا جو فیصلہ آیا ہے، اس پہ بھی ابھی تک عمل نہیں ہوا ہے، آپ کی چیئر سے اور کبھی آپ سے لڑیں گے، کبھی آپ سے بات کریں گے، چونکہ ہمارا اور آپ کا رشتہ اس طرح ہے کہ یہاں پر اسمبلی میں ہم نے اس کو چلانا ہے، میں ابھی بھی آپ سے کہتا ہوں، میں یہاں پر ہاؤس میں آپ کا شکریہ

(تالیاں) ادا کرتا ہوں کہ آپ میرے پاس آ گئے ہیں، یہ آپ کا بڑا پن تھا کہ پرسوں جو ہوا تھا، آپ نے وہاں پر مجھے جس انداز میں بات کی، اس کو میں Appreciate کرتا ہوں، یہی حسن ہے جمہوریت کا، ہم چلیں گے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اس کا کوئی وزیر صحیح آتا ہے اور جب کبھی وزیر نہیں ہوتا، عاطف خان جب سچ بولتا ہے تو اس پہ بھی لوگ ناراض ہوتے ہیں، (تالیاں) ابھی سچ بولنا بھی اس حکومت میں جرم بن گیا ہے، اگر کوئی سچ بات کرے تو وہ بھی جرم ہے، اگر کوئی جھوٹ بولتا ہے، اس کو شاباش دی جاتی ہے، ہم ابھی مجبور ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! میں نے پرسوں بھی آپ سے کہا تھا کہ ہم اس طرح حکومت کو چلنے نہیں دیں گے، یہ ابھی آپ پہ ہے، یہ تاریخ میں پہلی بار ہوا، آپ بھی کافی عرصے سے آ رہے ہیں کہ اپوزیشن مجبور ہے، اس نے قائمہ کمیٹیوں سے بھی استعفے دیئے، اس نے ڈیڈک چیئرمین سے بھی استعفے دیئے اور وزیر اعلیٰ کے آفس سے اپوزیشن کو اطلاع آتی ہے کہ ایک کروڑ روپے ہمیں دے دو جس طرح کہ ہم بھکاری ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ 50 لاکھ روپے وہ اب بجلی کے لئے دے دیں۔ دوسری بات شاید کہ پھر وہ پانچ کروڑ روپے ریلز کر رہے ہیں، مجھے آپ بتادیں کہ یہ حکومت کس طرح چلے گی؟ جب میرا وزیر اعلیٰ صاحب نو مہینوں میں تین بار ادھر آتے ہیں، ادھر سے پھر مجھے اطلاع آتی ہے کہ ایک کروڑ روپے آپ دے دیں، پانچ کروڑ میں اپنے گھر والوں کو دے رہا ہوں، شرم کی بات ہے، میں نے کبھی بھی زندگی میں اس طرح حکومت نہیں دیکھی ہے، میں آج اس لئے کہہ رہا ہوں کہ آج ہماری اور آپ کی بات بھی ہوئی کہ ٹھیک ہے اگر اس اجلاس کو آپ آج ختم کرتے ہیں، ہمارے ایجنڈے پر تین اہم چیزیں رہ جاتی ہیں، ایک ہمارا بی آر ٹی او وہ بھی اس طرح بن گیا جس طرح بلین ٹری بن گیا ہے، دوسرا یہ ہے کہ صوبے کے معاشی حالات اور سی پیک، یہ بڑے اہم نکات ہیں اس صوبے کیلئے، پھر اگلے جو ہمارے اجلاس ہوں گے، اس میں بھی پھر ہم مل بیٹھ کر اگلا جو ایجنڈا ان شاء اللہ دیں گے لیکن ہم نے آپ سے بھی کہا تھا، آج بھی کہہ رہا ہوں کہ جلدی کریں، ہمارے استعفے منظور کریں اور جتنا جلدی آپ ہمیں پیغام دے دیں، ہم آپ کے مشکور رہیں گے۔ (تالیاں) اس سائڈ سے خزانے کا وزیر بھی میرے خیال میں غائب ہے، (قہقہہ) آج کل لوگوں نے نئی نئی واسکٹ پہن رکھی ہیں، پتہ نہیں ہے کہ یہ واسکٹ کس کے نصیب میں ہوں گی، بہت زیادہ واسکٹ ہیں، (تالیاں) وہ ان لوگوں کے جو ٹیلرز ہیں، ان کے ساتھ میرا بھی تعلق ہے، چار پانچ لوگ ہیں، جو روزانہ ایک کلر کی واسکٹ دیتے ہیں، کوئی دوسرے کلر کی واسکٹ دیتا ہے، پتہ نہیں ہے، نہ ہمارا خزانہ ہے، نہ ہمارے قانون کا پتہ چلا گیا، اس کا تو ہم شکریہ ادا کرتے ہیں کہ وہ

بے چارہ شریف آدمی تھا،اس طرح ہمیں معصوم بات کرکے اور ان کی بات پہ کوئی عمل بھی نہیں کر رہا ہے، مجھے ان لاء منسٹر پر ترس آتا ہے، خدا کی قسم مجھے ترس اس پہ آتا ہے، (تالیاں) یہاں پر پورے صوبے کی نمائندگی پر وہ ہمارے سامنے آتے ہیں، جب ایک ٹیچر کی ٹرانسفر ہوتی ہے،اس کی بات کوئی نہیں مان رہا، تو ہماری آپ سے بھی ایک التجاء ہے،آج آخری شاید چھٹی ہو جائے، رمضان بھی ہے، رمضان میں دیکھیں گے کہ ایک تو یہاں پر چیف منسٹر صاحب خود آجائیں اور جواب دے دیں یا ہم ایسے وزیر کو نہیں مانیں گے جس کی زبان پر کوئی عمل نہیں کر رہا ہے، (تالیاں) آج یہ میری آخری بات ہے، وہ وزیر صاحب یہاں پر آجائیں اور اگر میں اس وزیر کا نام لوں تو لوگ کہیں گے کہ پھر آپ ہمارے درمیان کوئی بات چلاتے ہیں لیکن میں حقائق کو نہیں چھپا سکتا اور حقائق حقائق ہوتے ہیں، وہ دن کی طرح روشنی کی طرح عیاں ہوتے ہیں اور انسان کا جو چہرہ ہے،اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس انسان کے اندر کیا ہے؟ وہ بھی عکاسی کرتا ہے۔ ہم ابھی مجبور ہو گئے ہیں، جناب سپیکر صاحب!اس ہاؤس کو آپ نے چلانا ہے، ادھر آپ کو کہتے ہیں کہ آپ اپوزیشن کو زیادہ ٹائم دیتے ہیں، اگر آپ مجھے ٹائم نہیں دیں گے تو دست بدست لڑائی ہو گی اور وہ بھی گورنمنٹ کی مجبوری ہے تو میں ان باتوں کو ختم کرتا ہوں، خدارا فوری طور پہ میرے وہ ڈاکٹرز یہاں پر بیٹھے ہیں، بڑے عزت دار ہیں، آپ وزراء کی کوئی ٹیم بھیجیں یا وزیر صاحب کدھر ہیں، ہیلتھ کا اس کو بھیجیں، اس نے تو مجھے کہا کہ کوئی استعفیٰ دینا چاہتا ہے، اس کا ریکارڈ نکالیں، استعفے دے دیں، ہمیں کوئی استعفے کی پرواہ نہیں ہے، یہ ہمارے اثاثے ہیں، یہ ہمارے بھائی ہیں، یہ ہمارے عزیز ہیں، بڑی محنت کے بعد ایک مقام پہ پہنچے ہیں۔ میں آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور گورنمنٹ کی خصوصی توجہ، جو ڈاکٹروں کا مسئلہ ہے، اس کے لئے آپ خود بھی کوئی رولنگ دے دیں کہ اس مسئلے کا ہم کیا کریں۔ ڈیرہ مہربانی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب!میں بھی اس پہ بات کرنا چاہتی ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، درانی صاحب۔ جی نگہت اورکزئی صاحبہ!

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں اتنی زیادہ ڈیٹیل میں نہیں جاؤں گی کیونکہ خوشدل خان صاحب نے بھی بات کرنی ہے، نلوٹھا صاحب نے بھی بات کرنی ہے، چونکہ اس وقت صوبہ جو ہے وہ میڈیکل کے شعبے میں ایک بحران کا شکار ہے، ہر شعبہ بحران کا شکار ہے، جناب سپیکر صاحب! کچھ ڈاکیومنٹس میرے پاس پڑی ہوئی ہیں، اس میں ایل آر ایچ میں جو دو سو روپے پر جو الٹرا

ساؤنڈ ہوتا تھا، ابھی وہ پانچ سو روپے کا ہو گیا ہے، میں موٹی موٹی بات کروں گی، اگر کسی غریب بندے کا 20 ہزار پر آپریشن ہوتا ہے اور وہ اب 60 ہزار، 70 ہزار روپے میں ہو رہا ہے، ان کو دوائی نہیں مل رہی ہے۔ جناب سپیکر صاحب! جیسا کہ انہوں نے کہا ہے اور میں پچھلے پانچ سال سے اس فلور آف دی ہاؤس پہ نوشیروان برکی صاحب جو ہمارے لئے محترم ہیں، میں نے ان کا کبھی چہرہ نہیں دیکھا، وہ نیازی صاحب کے رشتہ دار ہیں، ہمیں ان سے اور ان کی رشتہ داری سے کوئی بغض نہیں ہے لیکن یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ایک امریکن سیٹیزن جو کہ اپنا کاروبار امریکہ میں چلاتا ہے، جو کہ اپنا کلینک امریکہ میں چلاتا ہے، اس کے تمام تر مفادات امریکہ کے ساتھ، یو ایس اے کے ساتھ ہیں، اس نے حلف برداری USA کے پاسپورٹ پہ کی ہوئی ہے، جناب سپیکر صاحب! کیسے آپ ایسے شخص کو اتنا پورا صوبہ، اور اب تو سنا ہے کہ پنجاب بھی ان کے حوالے کیا جا رہا ہے اور آگے پتہ نہیں کیا کیا ان کے حوالے کیا جائے گا؟ جناب سپیکر صاحب! میرے پاس دو کاغذ موجود ہیں، ایک تو ہائی کورٹ نے ان کو انکوائری Conduct کرنے کے لئے کہا تھا جس میں نوشیروان برکی صاحب اور وزیر صحت باقاعدہ Contempt of Court میں آتے ہیں، پھر اس کے بعد جب ڈاکٹرز سپریم کورٹ میں گئے، اس کا بھی ابھی تک انہوں نے کوئی فیصلہ نہیں کیا، اس کی وجہ سے بھی نوشیران برکی صاحب اور وزیر صحت صاحب Contempt of Court میں ہیں، وہ میرے پاس Proof اور وہ درانی صاحب کو میں نے دیئے ہیں، وہ ان کے پاس وہاں پہ پڑے ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! آخر ہم تبدیلی میں یہ گاہے بگاہے نئی چیزیں کیوں لا رہے ہیں؟ کیا ہمارا نظام پہلے ایسا تھا کہ اس میں کم از کم ایک غریب کو ریلیف مل جاتا تھا جناب سپیکر صاحب! آج بڑے بڑے لوگ جو ہیں، بڑے ڈاکٹرز جا رہے ہیں اور اگر ہماری ینگ جنریشن جو کہ اس وقت انہوں نے، جو کہ ماں باپ کے لاڈلے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: Conclude کریں، پلیز۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: بس Conclude کر رہی ہوں، جو باہر سڑکوں پہ انجنیئرز، ڈاکٹرز آپ کے سڑکوں پہ ہیں، ایل ایچ ڈبلیوز آپ کی سڑکوں پہ ہیں، یہاں پہ پروفیسرز آپ کے سڑکوں پہ ہیں، یہاں پہ پورا شہر، پورا صوبہ سڑکوں پہ کھڑا ہے، جناب سپیکر صاحب! میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ مجھے عاطف صاحب پہ مجھے مکمل یقین ہے کہ یہ ہماری کمیٹی کے ساتھ باہر جائیں گے اور ان لوگوں سے کیونکہ میں ان سے وعدہ کر کے آئی ہوں کیونکہ انہوں ریڈ زون کراس کرنا تھا لیکن میں نے ان کو کہا ہے کہ ہماری اپوزیشن کی کمیٹی آپ کے پاس آئے گی، ایک منسٹر آئے گا اور اگر منسٹر نہیں جاتا تو ہماری کمیٹی جائی گی لیکن

پھر کمیٹی میں نگہت اورکزئی ان کو لیڈ کر کے ریڈ زون میں لے کر آؤں گی، پھر یہاں پہ اسمبلی کے آگے پھر احتجاج ہوگا۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تھینک یو، منسٹر صاحب سے Respond لینا ہے۔ جی، خوشدل خان صاحب!

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اس ایشو کو ختم کر لیتے ہیں، پھر آپ کا جو دوسرا ایشو ہے، میں آپ کو۔

سردار اورنگزیب: میں بھی اس ایشو پر بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، اس ایشو پر۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے لیاقت خان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ منسٹر بھی بن گیا، آبپاشی کا محکمہ بھی دیا گیا، ان کو مبارک ہو۔ جناب سپیکر صاحب! اب جو پوائنٹ آف آرڈر ہے، درانی صاحب ہمارے اپوزیشن کے لیڈر ہیں، انہوں نے کافی اس پر بات کی ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ ایک میڈیکل ڈاکٹر بننے پر کتنا خرچہ آتا ہے؟ میرے تین بیٹے ڈاکٹرز ہیں، شکر ہے، ایف ایس سی سے لے کر میڈیکل کالج تک آپ پانچ سال لگاتے ہیں، پھر مزید چار سال ٹی ایم او شپ کرتے ہیں، اس کے بعد پھر وہ سپیشل بن جاتا ہے اور اس حکومت میں ان ڈاکٹروں کی یہ حالت ہے کہ وہ ہر روز سڑکوں پہ ہوتے ہیں۔ سر! پہلے بھی ہم نے یہ بات کی تھی کہ 2015 میں جب ایم ٹی آئی کا ایکٹ پاس ہو گیا تو لوگوں نے اور ڈاکٹروں نے ہائی کورٹ میں رٹ داخل کی، وہ رٹ کے فیصلے بھی موجود ہیں، دو تین رٹ میں میں بھی وکیل تھا، پھر جب یہاں ابھی امنڈمنٹ لے آئے، اس پر بھی ہم نے بہت Deliberation کیا، ڈسکشن کی لیکن ہمارا سننے والا کوئی نہیں ہے۔ سر! یہ عجیب بات ہے، یہ ہمارے عوام کے مسیحا ہیں، ہمارے بیٹے ہیں، آج آپ دیکھیں، ان ہسپتالوں سے بڑے بڑے ماہر ڈاکٹرز جا رہے ہیں، استعفے دے رہے ہیں، باقی جو غریب جیسے ہوتے ہیں، وہ سڑکوں پر ڈیرے لگائے ہوئے ہیں، کتنی شرم کی بات ہے، لوگ کیا کہہ رہے ہیں، دنیا والے کیا کہیں گے ہمارے بارے میں کہ ہم ہیلتھ کو کیا توجہ دے رہے ہیں؟ سر! یہ آپ کا ہیلتھ منسٹر ہے، میرا محترم ہے لیکن اس سے میں پوچھتا ہوں کہ انہوں نے اپنے لئے ایک ترجمان رکھا ہے اور وہ ترجمان کیا ہے؟ وہ میڈیکل کالج میں Demonstrator ہے، وہ ساری منسٹری وہ چلاتا ہے۔ اب یہ خود امریکہ سے آئے ہوئے ہیں، یہ امریکہ سے امپورٹڈ ہیں، یہ ڈینٹسٹ ہیں وہاں پر، تو یہ ہمارے مسائل کیا جانیں گے، ہمارے ہسپتالوں کے مسائل

کیا جانیں گے، ہمارے ڈاکٹروں کے مسائل کیا جانیں گے؟ وہ تو پندرہ بیس سالوں سے امریکہ میں رہ رہے ہیں۔ سر! یہاں پر ایک سسٹم چل سکتا ہے، یہاں پر پاکستان کا سسٹم چل سکتا ہے، یہاں امریکہ کا سسٹم نہیں چل سکتا۔ برکی صاحب کی مثال لے لیں، وہ پہلے بھی گزشتہ حکومت میں بھی یہاں اس کے BoG کا چیئرمین تھا یا ڈاکٹر تھا، تباہی لایا ہے۔ اب جس طرح میرا بیٹا خود بھی Cardiovascular میں ٹی ایم او شپ کر رہا ہے، وہ ختم ہو گیا، وہ تباہ ہو گیا۔ اب ایک غریب آدمی اس کا ہیلتھ میں پرابلم ہو، وہ کہاں جائے گا؟ یہ سازشوں کا شکار ہو رہے ہیں، وہاں پر Cardiovascular کا جو انسٹیٹیوشن ہے، وہ ابھی تک تیار نہیں ہے۔ تو سر! میں یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے Constitution میں صوبے میں تین پوسٹیں ہیں، ایک گورنر کی جو Constitutional position ہے، ایک وزیراعلیٰ صاحب کی اور ایک آپ کی ہے، آپ کے ساتھ بہت اختیارات ہیں، آپ خود بھی سوموٹو بھی لے سکتے ہیں کیونکہ آپ قانون یہاں سے پاس کراتے ہیں، اس پر آپ کا دستخط ہوتا ہے، وہ آپ کے دستخط کے بعد Consent کے لئے جاتا ہے، Assent کے لئے جاتا ہے، سر! میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ ابھی ایک کمیٹی بنا دیں اور عاطف بھائی بھی بیٹھے ہوئے ہیں، میں بھی ساتھ جاؤں گا، ان ڈاکٹروں کے پاس جانا ہے، یہ ہمارے بچے ہیں، جب ہم ان کو عزت نہ دیں تو کون عزت دے گا؟ اور ان پر والدین کے بہت کافی پیسے خرچ ہو چکے ہیں اور یہاں تک پہنچے ہیں، ہم دیکھ لیں گے کہ اگر ان کے Genuine مسائل ہوں تو ہم ان کے ساتھ ہیں اور اگر ان کے Genuine مسائل نہیں ہیں تو پھر ہم ان کو سمجھائیں گے، ایک بڑے کی حیثیت سے، ایک ممبر کی حیثیت سے، ایک بھائی کی حیثیت سے کہ بھئی آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ کی ہڑتالوں کی وجہ سے ہمارے مریضوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے، ہمارے بڑوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے، تو اب ان کے ساتھ ٹیبل ٹاک کریں گے اور ہم دونوں کے، اگر حکومت کی طرف سے کوئی بات ہو تو ہم اس کیلئے بات کریں گے، اگر ان کے ساتھ حکومت ناجائز کرے، اب یہ کہہ رہے ہیں کہ نجکاری، سر! یہ ہمارا اثاثہ ہے، ہماری پیدائش سے پہلے یہ ہسپتال بنا ہوا ہے، یہ ہمارا اثاثہ ہے، اگر آپ اس کو نجکاری میں لے جاتے ہیں، پرائیویٹ لوگوں کو دیتے ہیں تو اس کا کیا حال ہو گا؟ پھر ہم کہاں جائیں گے؟ سر! آپ کی ہیلتھ کا یہ معاملہ ہے کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا، میں زیادہ طویل نہیں جانا چاہتا ہوں سر! 27 کروڑ روپے میں میں نے بڈھ بیر ٹائپ ڈی ہسپتال پر خرچ کئے ہیں، آپ کے نوٹس میں میں نے لایا تھا، ابھی تو ایم ایس وہاں پر اپوائنٹ نہیں ہوا، ابھی تک وہاں پر ڈاکٹرز کی کمی پوری نہیں ہوئی ہے، وہاں پر اب بھی کمی ہے۔ سر! اس پر ہم نے میٹنگ کر لی، ہم

نے کمیٹی بنائی لیکن ٹس سے مس نہیں ہوئے، تو یہ کس طرح کے ہمارے حالات ٹھیک ہیں؟ سر! آپ سے میری گزارش ہے، ایک کمیٹی بنادیں تاکہ ہم وہاں پر جائیں، ان سے بات کریں اور اگر ان کے Genuine مسائل ہوں، Then we will favour him، اگر Genuine نہیں تو ہم ان کو ایڈوائس دیں گے کہ بس کریں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> یہ ہمارے صوبے میں اس کا وہ نہیں ہے، تھینک یو سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ اورنگزیب نلوٹھا صاحب!

<u>سردار اورنگزیب:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے آج میں اسمبلی میں کچھ تبدیلی محسوس کر رہا ہوں، اس پر میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ یہ ٹشو پیپرز جو ہیں (تالیاں) جناب سپیکر صاحب! ان کے باکس ہوتے تھے اور بڑے خوبصورت لگتے تھے لیکن آپ نے سادگی اپنائی ہے اور آج دوسری بات جو ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> Security reason کی وجہ سے وہ سٹیل کے باکس ہم نے اٹھائے ہیں۔

ایوب میڈیکل کمپلیکس میں مریض کی موت اور لواحقین پر تشدد

<u>سردار اورنگزیب:</u> سر! آج کچھ سادگی نظر آرہی تھی تو میں نے کہا، ذرا میں آپ کو Appreciate کر لوں جو کہ آپ نے سادگی اپنانے کی کوشش کی ہے۔ دوسری بات، میرا مسئلہ جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ تو تھوڑی دیر بعد میں کروں گا، ایک بہت اہم ایشو جو کتنی دفعہ میں نے بھی اور میری بہن ایم پی اے صاحبہ نے بھی اٹھایا ہے۔ انہوں نے کل توجہ دلاؤ نوٹس بھی لایا تھا، جناب سپیکر صاحب! یہ اسمبلی کے باہر اسمبلی کے گیٹ کے ساتھ ایک گٹر لیک ہے، دو مہینوں سے کتنی دفعہ یہاں پہ ہم نے بات کی، لاء منسٹر صاحب نے بھی یقین دہانی کرائی، وزیر بلدیات صاحب نے بھی، اگر ایک گٹر اس حکومت سے بند نہیں ہو سکتا تو اگر کوئی ڈیم لیک ہو گیا تو پھر کیا ہو گا؟ آج بھی یہاں پہ آپ دیکھیں، سیکورٹی کے جو لوگ ادھر کھڑے ہیں، میں جب آرہا تھا تو انہوں نے کہا کہ ہمارے لئے مشکلات یہ ہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک بہت بڑا عہدہ بھی دیا ہوا ہے، آپ میرے لئے بہت قابل احترام ہیں، اسی طرح پورے ایوان کے لئے، میں حکومت سے اس لئے نہیں کہتا کہ جب اپوزیشن کا کوئی بھی ممبر اپنے علاقے کے کسی مسئلے کو یہاں پہ اٹھاتا ہے تو حکومت کے منسٹر صاحب اٹھ کر بجائے اس کی دادرسی کرنے کے، اس افسر کا یا اس

ادارے کا دفاع کرنا شروع کر دیتے ہیں، جناب سپیکر صاحب! یہ آپ کی حکومت کی بدنامی کا باعث بن رہا ہے، آپ صحت کے انصاف کا نعرہ لگا رہے ہیں، آپ نئے پاکستان کا نعرہ لگا رہے ہیں، کیا نئے پاکستان میں مریضوں کے لواحقین کو مارا پیٹا جاتا ہے؟ ہسپتالوں میں جب انہوں نے لاش روڈ پر رکھ کر ان لوگوں نے احتجاج کیا، وہاں ہمارے ضلع ایبٹ آباد کا ضلعی ناظم صاحب، ڈی پی او صاحب وہاں پہ پہنچے، انہوں نے ان سے احتجاج اس شرط پر ختم کروایا کہ تین دن کا ہمیں ٹائم دے دیں، تین دنوں کے اندر اندر ہم کمیٹی بناتے ہیں جو اس کی انکوائری کرے گی اور جو لوگ زخمی ہوئے، اس Dead body کے لواحقین نے اس کو ڈی ایچ کیو میں بھیجا گیا، میڈیکل رپورٹ لینے کے لئے، جناب سپیکر صاحب! دو گھنٹے وہ وہاں پہ بیٹھے رہے، ڈی ایچ کیو میں ان کا کسی نے کوئی چیک ملاحظہ نہیں کیا، کتنی بڑی ناانصافی ہے؟ میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ اس ڈاکٹر کے خلاف بھی قانونی کارروائی اس طرح کی جائے کہ 302 کی ایف آئی آر اس کے خلاف درج کی جائے تاکہ آئندہ کسی ڈاکٹر کو کم از کم اپنے مقدس پیشے کے ساتھ دھوکہ کرنے کی اس میں جرات نہ ہو اور جو سیکورٹی گارڈ جوان کے ساتھ تھا اور لوگوں کو زخمی کیا ہے، اس کے خلاف بھی کارروائی کی جائے اور اس کو قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ آئندہ غریب لوگ، ایوب میڈیکل کمپلیکس ہزارہ ڈویژن کا واحد ہسپتال ہے جناب سپیکر صاحب! اگر غریب لوگ وہاں پہ نہیں جائیں گے تو کدھر جائیں گے؟ جن لوگوں کے پاس پیسے ہیں، وہ تو علاج پرائیویٹ ہسپتالوں سے کرواتے ہیں اور جو غریب آدمی ہے، اس کے بس میں ڈی ایچ کیو ہے یا ایوب میڈیکل کمپلیکس ہے، میں آپ سے مطالبہ کرتا ہوں، آپ سے میری گزارش ہے کہ آپ کے گھر کے ساتھ یہ واقعہ ہوا ہے، اس کے اوپر سخت نوٹس لیا جائے، میں یہ توقع رکھوں گا کہ آپ ابھی ایک کمیٹی بنائیں گے جس میں میرا نام بالکل نہ ہو، قلندر خان لودھی صاحب کا اس ضلع سے تعلق ہے، نذیر عباسی صاحب کا تعلق بھی ہے، آپ خود اس کمیٹی کے سربراہ بنیں، اگر اس بات کا ازالہ نہ ہوا تو میں یہ سمجھتا ہوں جناب سپیکر صاحب! یہ اس علاقے کے عوام کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہوگی۔

<u>جناب سپیکر</u>: قلندر خان لودھی صاحب! نلوٹھا صاحب کی بات کو Respond کریں، ایوب میڈیکل کالج اور پھر جو باقی ہے، وہ کون Respond کرے گا، آپ کریں گے یا وہ عاطف خان کریں گے؟ یہ بڑا Important issue انہوں نے Raise کیا ہے۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک)</u>: جناب سپیکر! جیسا کہ نلوٹھا صاحب نے بات کی اور جب بھی یہ بات کرتے ہیں، Reasonable بات کرتے ہیں، To the point بات کرتے ہیں اور Facts and

figures کے ساتھ بات کرتے ہیں۔ آج بھی ان کی جو بات ہے اور جو بات انہوں نے کی ہے، یہ بڑی زیادتی ہوئی ہے، اس کے ساتھ ہی پھر انہوں نے یہ بھی بتا دیا ہے کہ ڈسٹرکٹ ناظم بھی گیا ہے، اس کے ساتھ جو کمیٹی اور تین دن انہوں نے انکوائری کیلئے رکھ لئے ہیں۔ مزید ان کی تسلی کے لئے میں بھی آپ سے، میری بھی یہی ریکویسٹ ہے کہ جیسے ان کی تسلی ہوتی ہے، اس طرح سے مزید اگر کوئی کمیٹی کی ضرورت ہے تو اس کو بھی Constitute کر دیں، تو یہ ہے کہ ابھی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے ان کو ایشورنس دی ہے، تین دن سے جو واقعہ ہوا ہے، وہ قابل مذمت ہے، ڈاکٹرز اس لئے نہیں ہیں کہ وہ مریضوں کو دیکھیں، ان کا کام ہی یہی ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس کو ہیلتھ کی سٹینڈنگ کمیٹی میں ریفر نہ کریں؟

<u>وزیر خوراک:</u> ریفر کر دیں، ریفر کر دیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> Because یہ بہت زیادتی ہے، اس میں۔

<u>وزیر خوراک:</u> یہ نہیں، بالکل کریں جی، یہ وہ آگے اپنا Response کریں گے۔

<u>Mr. Speaker:</u> So, the matter, raised by the honourable Member, may be referred to the Standing Committee on Health? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The matter is referred to the Standing Committee on Health.

(Applause)

<u>Mr. Speaker:</u> Atif Khan, Senior Minister! To please, respond,

جو پہلا ایشو تھا Regarding Doctors۔

<u>جناب محمد عاطف {سینیئر (وزیر سیاحت، کھیل وثقافت)}:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ، جناب سپیکر صاحب! سینیئر ممبران ہیں، درانی صاحب ہیں، ہمارے نلوٹھا صاحب، نگہت اور کزئی صاحبہ، دونوں چیزیں جو انہوں نے Raise کی ہیں، ایشوز دونوں Important ہیں، ہیلتھ کا بھی اور ایجوکیشن کا بھی، سب سے پہلے تو میں ایک چیز کلیئر کرنا چاہتا ہوں، اچھا ہوا کہ لودھی صاحب نے بول دیا ہے کہ اس مسئلے کو کمیٹی میں ریفر کر دیں، میں یہ چیز بالکل کلیئر کرنا چاہتا ہوں، یہاں پہ جب تک میں ایجوکیشن کا منسٹر تھا، میں نے ڈیپارٹمنٹ والوں کو کلیئر بولا ہوا تھا کہ اگر آپ ٹھیک کام کریں گے تو میں آپ کے اوپر سٹینڈ

لوں گا، اگر آپ غلط کام کریں گے، میں کسی کے اوپر سٹینڈ نہیں لوں گا کیونکہ میں نے ان کو یہ نہیں کہا تھا کہ جی آپ غلط کام کریں گے، کوئی زیادتی کرتا ہے تو وہ ہماری Responsibility نہیں ہے، ان کو حکومت تنخواہ دیتی ہے ٹھیک کام کرنے کی، ادھر غلط کام کرتے ہیں تو ان کے خلاف بالکل کارروائی ہونی چاہیئے۔ آپ نے بہت اچھا کیا کہ کیس کو بھیج دیا، اسی طرح ہونا چاہیئے، میرے خیال میں ممبر صاحب نے اچھی بات کی کہ یہ نہیں کہ عوام کا کوئی مسئلہ اٹھائیں تو منسٹر اٹھ کے اگر ان کو پتہ بھی ہو کہ جی غلط ہے تو اس کا دفاع کرنا شروع کر دیں، ہم بھی عوام میں سے ہیں، ہمیں بھی عوام نے ووٹ دیا ہے، ہمیں ایک ڈاکٹر یا ایک ٹیچر یا ایک پولیس والے کو سپورٹ نہیں کرنا چاہیئے، ہمیں عوام کو سپورٹ کرنا چاہیئے۔ اگر ان کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے تو یہ ایک General rule ہونا چاہیئے، ہمیشہ کیلئے اور باقی جو انہوں نے ہیلتھ سسٹم کی بات کی، Complicated system ہے، Obviously sensitive matter ہے، اس میں پرابلمز ہیں، یہ میں بالکل کہتا ہوں کہ واقعی ابھی بھی ہیلتھ کے سسٹم میں پرابلمز ہیں، ابھی ٹھیک نہیں ہوا، ہمیشہ سے یہ میں بالکل کلیئر کر رہا ہوں کہ چاہے اے این پی کی حکومت رہی ہے، چاہے پیپلز پارٹی کی حکومت رہی ہے، چاہے ایم ایم اے کی حکومت رہی ہے، ہمیشہ سے لوگوں کو سرکاری ہسپتالوں سے گلہ شکوہ رہا ہے، شکایتیں رہی ہیں، یہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ جی پہلے بہت اچھا سسٹم تھا تو ہم نے خراب کر دیا، مسئلہ یہ تھا کہ وہ سسٹم بھی Deliver نہیں کر رہا تھا جو پرانا سسٹم تھا، وہ Deliver نہیں کر رہا تھا، اس کے لئے پھر یہ سوچا گیا کہ جی وہ تو Deliver نہیں کر رہا، اس سسٹم میں تھوڑی سی تبدیلی لائی جائے، ہو سکتا ہے کہ یہ سسٹم بہتر Deliver کرنا شروع کر دے، جو اس میں Basic مسئلہ تھا وہ یہ تھا کہ لوکل سطح پہ ہسپتالوں کو کوئی بھی اتھارٹی، کوئی بھی اٹانومی نہیں تھی، ہر ایک چیز نیچے سے لے کر اوپر تک معمولی سی چیز بھی نیچے سے شروع ہو کے ہیلتھ سیکرٹری تک، ہیلتھ منسٹر تک آتی تھی، چیف منسٹر تک آتی تھی، چاہے وہ جو بھی ہوتا ہے، Purchase ہو، چاہے ٹرانسفر ہو، چاہے Creation of posts ہو، تو یہ سوچا گیا کہ اگر ایک لوکل سطح پہ ایک بورڈ بنایا جائے اور اس بورڈ کو اتھارٹی دی جائے، اس کو بااختیار کیا جائے اور اس میں نیوٹرل اور پروفیشنل لوگ ڈالے جائیں تو ہو سکتا ہے کہ سسٹم بہتر طریقے سے چلنے لگے۔ وہ اپنی لوکل سطح پہ اگر ان کو پوسٹ کی ضرورت ہے تو وہ پوسٹ Advertise کر دیں، اگر ان کو کوئی Equipment کی ضرورت ہے تو وہ Equipment purchase کر لیں، اس وجہ سے یہ فیصلہ کیا گیا۔ دنیا میں ایسا سسٹم جو کہ کامیابی سے چل رہا ہے، ہمارے ہاں بھی کچھ ہاسپٹلز میں جو اصل چیز ہوتی ہے، ایم ٹی آئی سسٹم کا پرابلم نہیں ہے،

پرابلم اس بورڈ کا ہے، اگر بورڈ صحیح بن جاتا ہے تو پھر تو وہ ٹھیک سسٹم چلنے لگتا ہے۔ چونکہ وہ کوئی تنخواہ نہیں لے رہے، وہ کوئی مراعات نہیں لے رہے، وہ خرچہ نہیں لے رہے، اگر جس جگہ پہ بورڈ اچھا بنا ہے اور انہوں نے اچھی نیت سے کام شروع کر دیا ہے تو وہ ہاسپٹلز بہتر ہوئے ہیں اور اس صوبے میں ایسی مثالیں ہیں جہاں پہ ہاسپٹلز بہتر ہوئے ہیں، مثال کے طور پر میں آپ کو ایچ ایم سی کی مثال دیتا ہوں، بہتر ہو گیا ہے، سارے کہیں گے کہ جی پہلے سے اور آج سے جو پانچ سال پہلے اس کی حالت تھی، اس سے بہتر ہو گیا ہے۔ مردان کا جو ہاسپٹل ہے، ایم ایم سی، اس کا بورڈ بھی اچھا بنا ہے، اس کی بھی کارکردگی بہتر ہوئی ہے پہلے سے، لیکن اگر بورڈ میں خدانخواستہ کہیں سے ایسے لوگ آ جاتے ہیں جو بورڈ صحیح نہیں بن پاتا تو پھر اس ہسپتال کو چلانے میں پرابلمز آ جاتے ہیں، یہ ایک حقیقت ہے۔ دوسرا مسئلہ جو کچھ لوگ اعتراض کر رہے ہیں اور وہ ہمیں بھی دیکھنے کو ملا کہ ایم ٹی آئی جیسا کہ اگر سیاسی مداخلت کسی ادارے میں ہوتی ہے، اس کے اپنے پرابلمز ہیں، اگر آپ بالکل اس کو Independent کر دیتے ہیں، وہ ادارہ پھر مادر پدر آزاد ہو جاتا ہے، وہ کہتا ہے کہ ہم سے تو کوئی پوچھنے والا ہی نہیں ہے۔ جس طرح یہاں پہ ذکر ہوا کہ جی میں نے کسی کو بولا، انہوں نے کہا کہ جی ہم تو آپ کو جوابدہ ہی نہیں ہیں تو یہ ایک ایشو ہے جس پہ پچھلے دور میں جب یہ مسئلے آئے تو ان کے لئے کوئی کے پی آئیز بنانے کا ایک آئیڈیا آیا کہ ٹھیک ہے ہاسپٹلز کے بورڈ بنائے جائیں، ان کو اٹانومی دی جائے، ان کو بجٹ دیا جائے، ان کو فیصلوں کا اختیار دیا جائے لیکن اگر وہ ٹھیک کام نہیں کرتے تو اس کا پھر کیا ہوگا؟ یہ ایک بہت بڑا مسئلہ تھا، اس کے لئے بھی کچھ نہ کچھ مطلب Obviously اس کے اوپر کام ہو رہا ہے کہ اگر کوئی مسئلہ ہو تو وہ Deliver نہ کر رہا ہو تو اس کو چینج کر دیا جائے، بورڈ کو چینج کر دیا جائے، ممبرز کو چینج کر دیا جائے لیکن اصل جو سمجھنے کی بات ہے، وہ یہ ہے کہ پرابلمز ہوتے تھے کہ نیچے سے معمولی سی چیز کے لئے اوپر تک چیف منسٹر تک فائل جاتی تھی اور آتی تھی جس سے پرابلم ہوتا تھا، لوکل سطح پہ ان کو اختیار اور فیصلے کا سوچا گیا کہ اس سے بہتر ہو جائیں گے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ کچھ ہاسپٹلز بہتر ہوئے، میں یہ بھی کہتا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ کچھ ہاسپٹلز بہتر نہ ہوئے ہوں لیکن یہ ہے کہ اس میں جہاں تک نوشیروان برکی صاحب کی بات ہے، نوشیرواں برکی صاحب جو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھتے ہیں، جو پروفیشنل ہیں اور وہ ان کی Professional capability کی ہر ایک داد دیتا ہے، چاہے وہ عمران خان صاحب کے رشتہ دار ہیں یا نہیں ہیں، ہر ایک آدمی کہتا ہے کہ اچھے ایڈمنسٹریٹر ہیں، اچھے ڈاکٹر ہیں، دنیا میں ان کا ایک نام ہے، چیئرمین کا کام Basically ایک ویژن دینا ہوتا ہے یا بورڈ کا کام ایک ویژن دینا ہوتا

ہے، جس طرح یہ آپ لوگوں کی یہاں پہ اسمبلی ہے، ایک ویژن ہوتا ہے، ایک پالیسی ہوتی ہے، موقع پہ کام پھر جو ہاسپٹل ڈائریکٹر ہوتا ہے، میڈیکل ڈائریکٹر ہوتا ہے اور وہ کرتے ہیں تو چیئرمین کا کام صرف ڈائریکشن دینا ہوتا ہے، ضروری نہیں ہے، یہ آپ سارے اداروں میں دیکھ لیں، چاہے وہ پیمرا ہو، چاہے وہ جو اتھارٹی ہو، جس کا بھی بورڈ ہوتا ہے، اس بورڈ کا چیئرمین یہ نہیں کہ وہ روزانہ وہاں پہ بیٹھ کے مریضوں کا علاج کر رہا ہوتا ہے، یہ پورے پاکستان میں پوری دنیا میں جو بورڈز ہوتے ہیں، ان کی کئی مہینے، دو مہینے، چھ مہینوں میں میٹنگز ہوتی ہیں اور وہ پالیسی گائیڈ لائن دیتے ہیں، آگے سی او یا اس کے جو ایمپلائز ہوتے ہیں، وہ اس کو Implementation کرتے رہتے ہیں، تو ان کا یہاں پہ یہ نہیں کہ ضرور ہی وہ چوبیس گھنٹے یہاں پہ ہوں، تب ہی ہوگا۔ آخری بات جو مجھے جہاں تک پتہ ہے اور Honestly میں کسی کے لئے جھوٹ نہیں بولوں گا، مجھے جہاں تک پتہ ہے کہ ڈاکٹر برکی صاحب کے پی کی گورنمنٹ سے نہ ایک پیسہ تنخواہ لیتے ہیں، نہ وہ خرچہ لیتے ہیں، نہ وہ ٹکٹ لیتے ہیں، وہ کوئی چیز کے پی گورنمنٹ سے نہیں لیتے، اگر اس کے باوجود بھی وہ آکر سسٹم میں کوئی اپنا حصہ ڈال رہے ہیں تو میرے خیال میں ہمیں ان کو Appreciate کرنا چاہیئے۔ جس طرح کسی کو یہ نقصان نہیں ہونا چاہیئے کہ جی وہ فلاں کا رشتہ دار ہے، فائدہ نہیں ہونا چاہیئے کہ جو فلاں کا رشتہ دار ہے، اسی طرح کسی کو یہ نقصان بھی نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ فلاں کا رشتہ دار ہے۔ میرے خیال میں رشتہ داری سے اگر وہ کام ٹھیک کر رہے ہیں، Obviously پرابلمز ہیں، یہ میں مانتا ہوں، یہ میں نہیں کہہ سکتا کہ Hundred percent کام ٹھیک ہو گئے ہیں، ابھی یہ جو ڈاکٹرز کی موجودہ ہڑتال کی بات ہے، جو آپ لوگوں نے بھی سنا ہو گا کہ General perception ڈاکٹرز کے بارے میں لیکن جو ڈاکٹرز کے بارے میں آپ مریضوں کے پاس چلے جائیں، چاہے وہ سرکاری ہسپتال کے ہوں، چاہے وہ پرائیوٹ ہسپتال کے ہوں، ایک بڑے مزے کا ایک سروے ہوا ہے، اس سروے میں یہ ہے کہ سرکاری ہسپتال میں جو لوگ جاتے ہیں، ڈاکٹر کی Capacity دیکھی گئی، ڈاکٹر کی Capacity یہاں یہ ہے، مریض کو جو سروس ملتی ہے وہ یہاں ہے، اس میں بہت بڑا گیپ ہے، سرکاری ہسپتالوں کے مریضوں میں، ڈاکٹر میں جو اس مریض کو فیسیلیٹی دیتا ہے اور وہی ڈاکٹر اگر پرائیویٹ ہسپتال میں کام کرتا ہے تو وہ اس کو اپنی Capacity کے مطابق Fullfledged service دیتا ہے، سرکاری ہسپتال میں نہیں دیتا، یہ تو حقیقتیں ہیں تو اگر پرابلمز ہیں، سرکاری ہسپتال کے ڈاکٹرز میں، پرائیویٹ ہاسپٹل میں ڈاکٹر ہمیشہ یہی اعتراض کرتے ہیں مریض کہ جی خواہ مخواہ دوائیاں لکھتے ہیں، خواہ مخواہ ٹیسٹوں کے لئے بھیجتے ہیں، بار بار

بلاتے ہیں، یہ تو گلے سارے مریضوں کو ہوتے ہیں، یہ نہیں کہ آج آپ وہاں بیٹھے ہیں تو آپ ڈاکٹروں کی وکالت کر رہے ہیں، ہم یہاں بیٹھے ہیں تو ہم اس ڈاکٹر کی مخالفت کر رہے ہیں، کل آپ لوگ یہاں ہوں گے، آپ لوگوں کو بھی یہی مسئلے آئیں گے لیکن جو حقیقت ہے وہ کہنی چاہیئے کہ واقعی کچھ ڈاکٹرز ایسے ہیں جنہوں نے اپنی ایک اجارہ داری بنائی ہوئی ہے۔ ڈاکٹر کو آپ حیات آباد میں جتنے بڑے بڑے گھر دیکھیں، ان میں سے خصوصاً ایک Architect ہے جو کہ پاکستان کا سب سے مشہور Architect ہے، وہ نقشے بنانے کا بھی اور گھر کا Ten percent لیتا ہے، آپ دیکھیں جتنے بڑے گھر ہیں، حیات آباد میں جتنے خوبصورت گھر ہیں جن میں تقریباً Full basements ہوتے ہیں، وہ تقریباً سارے ڈاکٹرز کے ہیں، کوئی بری بات نہیں ہے، اچھا ہے، اگر وہ پیسے کمائیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ڈاکٹرز سے بھی لوگوں کی شکاتیں ہیں، عوام کی شکایتیں ہیں، چاہے وہ سرکاری ہسپتال کا ڈاکٹر ہو، چاہے وہ پرائیویٹ ہاسپٹل کا ڈاکٹر ہو، اس کو ٹھیک کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ میں آپ کو، جو میڈم نے بات کی، جو کہ خوشدل خان صاحب نے بات کی، نلوٹھا صاحب نے بات کی، آپ یہ کہیں کہ اس پہ ایک کمیٹی بنائیں، ہم بالکل بیٹھنے کو تیار ہیں ڈاکٹرز کے ساتھ، جو ان کے Genuine grievances ہوں گے، ان کو ضرور دور کیا جائے گا کیونکہ اگر ان کے Grievances کو دور نہیں کیا جائے گا تو پراپر طریقے سے وہ Serve نہیں کر پائیں گے، وہ Masses کو Serve نہیں کر پائیں گے، ہم نے اپنی طرف سے کوشش کی ہیلتھ سسٹم کو ٹھیک کرنے کے لئے، اگر آپ دیکھیں ہم لوگوں نے صحت انصاف کارڈ کا پروگرام شروع کیا، Sixty nine percent لوگوں کو مل رہے ہیں، اگلے بجٹ میں ہماری کوشش ہے کہ ہم صوبے کے تمام عوام کو، ہم ان کو صحت انصاف کارڈ دیں تاکہ اگر وہ پرائیویٹ ہاسپٹل میں علاج کرائیں، ان کو کم از کم Basic جو Health facilities ہیں، ان کو وہ پرابلم نہ ہو۔ اس کے علاوہ جو ڈاکٹرز کو ہم نے اے بی سی کیٹیگری میں Divide کیا جو Farflung areas ہیں جہاں پہ ڈاکٹرز نہیں جاتے تھے، ان کو 40 ہزار سے بڑھا کر میرے خیال میں شاید ایک لاکھ 20 ہزار، ایک لاکھ 40 ہزار تک ہم نے ان کی Pay بڑھائی، اچھا ایک لاکھ 52 ہزار، وہ بھی ان کو دیئے ہیں، صرف مقصد یہ ہے کہ ان کے مسئلے حل کرنے کے لئے ان کو Facilitate کرنے کے لئے، میں پھر یہاں سے کہتا ہوں کہ جو ان کے Genuine grievance ہوں گے، ان کو ضرور حل کیا جائے گا لیکن اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ جی صرف ہڑتال کر کے یا ہم یہ کر کے کہ جی یہ یہ ہماری شرائط ہیں یا ہم یہ کرنا چاہتے ہیں، ہمارے سامنے آکر بیٹھیں اور ہماری بات مانیں، نہیں تو ہم نہیں

کریں، تو ایسا نہیں چل سکتا، ہم نے عوام سے ووٹ لیا ہے، ہم نے عوام کو جواب دینا ہے اور ہم نے عوام کے سامنے پھر جانا ہے، پہلے بھی گئے ہیں، پھر بھی جانا ہے، ہم نے Deliver کرنا ہے، چاہے اس پہ کوئی خوش ہو، چاہے اس پہ کوئی ناراض ہو لیکن میں Repeat کرتا ہوں، آپ اس پہ کمیٹی بنادیں، میں ساتھ جاؤں گا، اگر اور کوئی منسٹر جانا چاہتے ہیں، اپوزیشن کے دو چار اس میں ممبران کردیں، جو Genuine grievances ہوں گے، وہ ہم حل کریں لیکن بلیک میلنگ میں بالکل نہیں آئیں گے، یہ کلیئر ہونا چاہیئے۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> ایسا کرتے ہیں کہ چونکہ وہ لوگ باہر ہڑتال پر ہیں تو عاطف خان صاحب آپ چلے جائیں، خوشدل خان صاحب چلے جائیں، نگہت بی بی چلی جائے تو اسے Call off کروائیں کہ بھئی ہڑتال اس چیز کا سلوشن نہیں ہے، Table talk is solution، آپ ان کے جو بھی Grievances ہیں، نوٹ کر لیں اور پھر منسٹر ہیلتھ کو بلا کر سیکرٹری ہیلتھ کے ساتھ ڈسکس کر لیں، آپ تینوں تشریف لے جائیں، میں آتا ہوں ایجنڈے پہ۔ عاطف خان صاحب کا بل ہے، لودھی صاحب! آپ چلے جائیں، عاطف خان صاحب کا بل ہے نا، اچھا بل کر کے اس کے بعد چلے جائیں، چلیں شارٹ سا تھوڑا وہ کام ہے، یہ پریویلج موشن اور کال اٹینشن بعد میں لے لیتے ہیں۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا یوتھ ویلفیئر انڈومنٹ فنڈ مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: Item No. 6 and 7, ‘Consideration Stage’: The Minister for Sports, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Youth Welfare Endowment Fund Bill, 2019 may be taken into the consideration at once.

<u>Mr. Muhammad Atif {Senior Minister (Sports, Culture & Tourism):</u> Thank you, Speaker Sahib. I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Youth Welfare Endowment Fund Bill, 2019 may be taken into the consideration at once.

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Youth Welfare Endowment Fund Bill, 2019 may be taken into the consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. Since all the amendments have been withdrawn because the movers are not around; since no amendment has been proposed by any honourable Member. Now,

the question before the House is that Clauses 1 to 9 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 9 stand part of the Bill, Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا یوتھ ویلفیئر انڈومنٹ فنڈ مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage stage': The Minister for Sports, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Youth Welfare Endowment Fund Bill, 2019 may be passed.

Senior Minister (Sports, Culture & Tourism): Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Youth Welfare Endowment Fund Bill, 2019 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Youth Welfare Endowment Fund Bill, 2019 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed

(Applause)

جناب سپیکر: ایجنڈا آئٹمز نمبر 8 اور 9، ان کو ہم ڈیفر کرتے ہیں Because the Minister is not around، آپ ابھی، لودھی صاحب! کامران صاحب کہتے ہیں کہ میں کروں گا۔ Consideration of the Khyber Pakhtunkhwa, Education Monitoring Authority Bill, 2019: The Special Assistant to Chief Minister, on behalf of the Advisor to Chief Minister for Elementary and Secondary Education, on behalf of the honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Education Monitoring Authority Bill, 2019 may be taken into the consideration at once. Mr. Kamran Khan.

Mr. Kamran Khan Bangash {Special Assistant (Science Technology & Information Technology)}: Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa Education Monitoring Authority Bill, 2019 may be taken into the consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Education Monitoring Authority Bill, 2019 may be

taken into the consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Passage Stage': Ji, Babak Sahib.

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! ایسا ہے کہ ایڈوائزر صاحب ذرا ہاوس کو بریف کرلیں کہ جو یہ اتھارٹی ابھی نئی بنا رہے ہیں، اس کا کیا مقصد ہے، اس کی کیا پوزیشن ہے اور اس کی کیوں ضرورت پڑی ہے؟ اس پہ ذرا ہاؤس کو بریف کرلیں تو۔

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب!

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر! اگر آپ اپنے رولز کو دیکھ لیں، کامران بنگش صاحب یہ پیش نہیں کر سکتے ہیں، He is not a Minister اور اس کتاب میں جو لکھا گیا ہے، منسٹر انچارج یا دوسرا منسٹر، تو He is not a Minister، آپ کی اس کتاب میں کوئی سپیشل اس کی پروویژن نہیں ہے، وہ پیش نہیں کر سکتے ہیں، No doubt وہ ہمارے محترم ہیں، ہمارے چھوٹے ہیں لیکن اس میں کوئی پروویژن نہیں ہے۔

جناب سپیکر: پینڈنگ کرتے ہیں یہ جو بل ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ٹھیک ہے، تھینک یو سر۔

(تالیاں)

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: 'Privilege Motion': Maulana Hidyat-ur-Rehman Sahib, MPA, to please move his privilege motion No. 23, in the House.

جناب ہدایت الرحمان: میں اس مقدس ایوان کی توجہ ایک اہم نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں-----

Mr. Speaker: Order, please.

جناب ہدایت الرحمان: موجودہ ڈپٹی کمشنر چترال اپنے اختیارات کو ناجائز طریقے سے استعمال کر رہا ہے، بحیثیت منتخب ایم پی اے میں جب بھی ان کے ساتھ سرکاری امور کی انجام دہی کے سلسلے میں رابطہ کرتا ہوں تو وہ مجھے یہ کہہ کر میری بات کو رد کرتا ہے کہ ایم پی اے تو کیا میں وزیر اعلیٰ کے حکم کا بھی پابند نہیں ہوں۔ گزشتہ دنوں چند کلاس فور کی آسامیوں پر انہوں نے اپنے من پسند امیدواروں کو لگوا کر پر کر دی ہیں، مجھ سے یعنی مقامی ایم پی اے کو کسی بھی سطح پر 'آن بورڈ' نہیں رکھا گیا۔ میں نے ایک شخص کو ایک انتہائی

مناسب اور جائز نوعیت کام کے سلسلے میں ان کے آفس میں بھیجا تو موصوف نے ان کی بے عزتی کر کے آفس سے نکال دیا۔ میں معزز ایوان کے سامنے یہ بات رکھنے میں حق بجانب ہوں کہ آخر میرے ضلع کے عوام نے چھیالیس ہزار ووٹ دے کر مجھے کس مقصد کے لئے منتخب کیا ہے؟

Mr. Speaker: Janab Qalandar Lodhi Sahib, honourable Minister for Food.

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): جناب سپیکر! یہ جو میرے قابل احترام دوست اور ایم پی اے صاحب نے، مولانا صاحب، یہ تو میرے پاس ابھی آیا، میں نے دیکھ لیا ہے لیکن ان کی اپنی بات ہے اور وزیراعلیٰ کو بھی Quote کیا ہے، وہ کہتا ہے کہ وزیراعلیٰ کون ہوتے ہیں؟ تو ویسے بھی ہمارے جو بھی آنریبل ممبر ہوتے ہیں، ان کے استحقاق کی جو بھی بات آتی ہے، ان کو ہم کمیٹی میں ہی ریفر کرتے ہیں، میری یہی رائے ہے کہ اس کو کمیٹی میں ریفر کیا جائے تاکہ یہ Thrashout ہو جائے کہ ڈی سی کیوں ایسی باتیں کر رہا ہے؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ The privilege motion, moved by the honourable Member, may be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the Privilege Committee.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Item No. 5, 'Call Attention Notices': Mr. Ahmed Kundi, MPA, to please move his call attention notice No. 315, in the House.

جناب احمد کنڈی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے تو میں لیاقت خٹک صاحب کو وزیر آبپاشی کا قلمدان، ذمہ داریاں سنبھالنے پر ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں، اس کے بعد میں وزیر برائے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ فاٹا ڈیویلپمنٹ اتھارٹی وہ واحد ادارہ ہے جس نے قبائلی علاقوں میں فوجی آپریشن کے دوران بے پناہ ترقیاتی کام کئے ہیں، اب حکومت فاٹا ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کو ختم کرنے پر تلی ہوئی ہے، لہذا اس نکتے کو ایوان میں لایا جائے۔

جناب سپیکر! صرف دو تین بنیادی باتیں کروں گا۔ 2006 میں ایف ڈی اے قائم ہوئی تھی اور 2006 سے لے کر 2019 تک تقریباً تیرہ سال ہو چکے ہیں، اس دوران فاٹا میں جو حالات تھے، ان سے تمام لوگ باخبر ہیں لیکن تیرہ سالوں میں انہوں نے تقریباً ہر ڈیویلپمنٹ سیکٹر میں چاہے وہ ہائیڈرو پاور سیکٹر ہے، چاہے روڈز ہیں، چاہے ایریگیشن چینلز ہیں، چاہے ڈیمز ہیں، ان میں کام کیا۔ اس کے علاوہ ٹیکنیکل ایجوکیشن میں بھی انہوں نے کافی کام کیا اور آپ نے دیکھا ہو گا کہ Settled area میں بھی ہر جگہ آپ نے دیکھا ہو گا، اتھارٹیز بھی بنی ہوئی ہیں اور یہ فاٹا کا جو ابھی Merger ہوا ہے، ہم نے وہاں پر دس سالوں میں One trillion rupees لگانے ہیں، تو یہ اتھارٹی کا وہاں پہ ہونا بڑا ضروری ہے۔ میری اس میں یہی ایک تجویز ہے جو اس کی صرف اگر Re-designing کر دی جائے اور اس کے تحت اس کو قائم رکھا جائے تو میرے خیال میں بہتر ہو گا اور اس علاقے کے ساتھ بھی یہ بہتر ہو گا۔ شکریہ۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you, Kundi Sahib. Qalandar Lodhi Sahib, please respond.

<u>وزیر خوراک</u>: احمد کنڈی صاحب اسمبلی میں بڑے اچھے مسئلے لاتے ہیں اور یہ بھی بڑا اچھا پوائنٹ انہوں نے Raise کیا ہے، یہ ٹھیک ہے کہ فاٹا جو ہے، یہ ڈیویلپمنٹ اتھارٹی 2006 میں بنی اور ابھی تک وہ کام کر رہی ہے، اچھا کام کر رہی ہے اور اس میں ابھی تک اس کا نہ کوئی Decision لیا گیا کہ اس کو ختم کریں گے، چیف سیکرٹری نے ایک کمیٹی Constitute کی، اس کو Exercise کر رہی ہے اور اس کے بعد یہ چیزیں کیبنٹ کے سامنے آئیں گی تو اس کے بعد اس میں کچھ ہو گا لیکن اس کے Future کا بعد میں پتہ چلے گا کہ کیسے کرتے ہیں لیکن ابھی اس میں کوئی ایسی بات ہونے والی نہیں اس لئے ہم اس کو، ابھی کیبنٹ کے پاس آئے گی، ابھی جو کمیٹی چیف سیکرٹری کی سربراہی میں اور پھر اس کے بعد یہ ہماری کیبنٹ میں آئے گی، پھر اس کے بعد اس کے مستقبل کا لائحہ عمل بنائیں گے کہ کیا کرنا ہے؟

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you, Lodhi Sahib. Ms. Shagufta Malik Sahiba, MPA, to move her call attention notice No. 230.

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ میں وزیر برائے محکمہ داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ سابقہ ایم این اے، شہاب الدین خان کے نوجوان بیٹے جلال الدین کو غیر قانونی طور پر گرفتار کیا گیا ہے اور ڈپٹی کمشنر باجوڑ نے جلال الدین کو غیر قانونی طور پر نظر بند کیا، حکومت وضاحت کرے کہ کیا ابھی بھی قبائلی اضلاع میں ایف سی آر کا قانون نافذ ہے یا سیاسی کارکنوں کو سیاسی عمل

سے دور کرنے کے لئے گرفتار کیا جارہا ہے؟ چونکہ جلال الدین کی گرفتار غیر قانونی ہے اور غیر آئینی ہے، لہذا حکومت اس کی رہائی کے احکامات صادر فرما کر ڈپٹی کمشنر باجوڑ سے وضاحب طلب کرے۔

جناب سپیکر صاحب! میں اس میں تھوڑی سی بات کروں گی کیونکہ شہاب الدین خان ایک سیاسی ورکر ہے، سیاسی نمائندہ ہے اور عوامی نمائندے جو ہوتے ہیں، وہ اپنے عوام کے ساتھ ان کے ایشوز کے لئے ظاہری بات ہے کہ جب عوام نکلتی ہیں تو اس کے ساتھ وہ احتجاج پر تھے۔ جلال الدین جو کہ ایک سٹوڈنٹ ہے، باہر سے آیا تھا اور جس طریقے سے ان کے گھر والوں کو ٹارچر کیا گیا اور یہ کہ ان کی جو فیملی ہے، اس کو بتائے بغیر ان کو پشاور لے کر گئے تھے، ان کے گھر والوں کو اطلاع نہیں کی گئی تھی، اس کے بعد اس کو ہری پور جیل لے کر گئے۔ میرے خیال میں ایک بچہ ہے اور وہ ابھی اتنا نا سمجھ اور اس کو آپ ہری پور جیل میں، تو میرے خیال میں ایف سی آر کا قانون ابھی قبائلی اضلاع میں نہیں ہے اور آپ سیاسی نمائندوں کو، جناب سپیکر صاحب! یہاں پر تمام عوامی نمائندے بیٹھے ہیں اور اگر عوامی نمائندوں کے ساتھ اس طرح کا سلوک کیا جاتا ہے تو کل کوئی دوسرا ایم پی اے بھی، حکومت کا کوئی ایم پی اے اگر جا کر اپنے لوگوں کے ساتھ ان کے مسائل کو 'ہائی لائٹ' کرے گا تو اس کے ساتھ ان افسران کا جو رویہ ہے، یہ بہت ہی افسوس ناک ہے، میں سمجھتی ہوں کہ اس کی رہائی کے لئے فوراً ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Qalandar Lodhi Sahib, respond please. Ji, Kundi Sahib.

<u>جناب احمد کنڈی</u>: اس میں سر! صرف یہ میری ترمیم ہے، میں تھوڑی سی ان کی بات کو، وہ جو لڑکا ہے، وہ فارن میں پڑھ رہا تھا اور ابھی Recently چھٹیوں پر آیا ہوا تھا۔ صرف ہماری حکومت کو یہ تجویز ہے کہ یہ جو رویہ ہے، خاص کر ان علاقوں کے ساتھ جو کہ ابھی Merge ہو رہے ہیں اور وہ پہلے بھی محرومیوں کا شکار ہیں اور جس طریقے سے انہوں نے دہشت گردی کو Face کیا ہے، ان کے جو Fundamental rights ہیں، وہ مجروح ہو رہے ہیں اور ہر وقت یہ باتیں کرتے ہیں کہ بھائی ان علاقوں کے ساتھ خصوصی طور پر آپ نرم گوشہ رکھیں اور میں آپ کو یقین سے کہتا ہوں کہ اگر آج بھی حکومت وہاں پر ڈپٹی کمشنر سے پوچھے کہ کس کے تحت، MPO 3 کے نیچے ان کو ہری پور بھیجا گیا ہے تو میرے خیال میں اس ڈی سی کے پاس کوئی جواز نہیں ہوگا، صرف اس پر حکومت یہ سنجیدگی سے لے اور اس ڈی سی سے صرف پوچھے کہ وہ کونسا اقدام تھا جو اس لڑکے نے کیا جس کی وجہ سے آپ نے MPO 3 کے نیچے ان کو ہری پور بھیجا؟

<u>جناب سپیکر</u>: بہادر خان صاحب!

جناب بہادر خان: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ دا داسې یوه واقعه ده چې یو خو دا سټوډنټ دے او د سټوډنټ نه علاوه دا په کهلی کچهری کښې یو مناسب خبره به ئے کړې وی، دا کهلی کچهری وی د دې د پاره، دا ډپټی کمشنر کیږدی یا ایس پی ئے کیږدی، ښوک ئے کیږدی، دا د دې د پاره وی چې یره د دې خلقو تکلیف واؤری او په هغې باندې غور اوکړی۔ چونکه د کهلی کچهری او بیا ئے راغوښتے دے چې ته راشه او تا سره مو کار دے، دفتر ته ئے راغوښتے دے او دغه شان په حبس بے جا کښې ئے هری پور ته لیږلے دے۔ یقیناً چې دا ډیر زیاتے دے، دا د ملزم سره زیاتے دے، دا ایف سی آر کښې هم داسې نه ده شوې، دا سټوډنټ دے او د سټوډنټ نه علاوه هم مطلب دا دے چې په کهلی کچهری کښې یو سټوډنټ داسې مناسب خبره اوکړه نو دا وی د دې د پاره کهلی کچهری چې یره سړے به مناسب خبره اوکړی او خپل فریاد چاته اورسوی؟ د خلقو فریاد اووائی، خپل فریاد اووائی نو که په دې باندې ئے دے جیل ته لیږلے دے نو پکار ده چې ډپټی کمشنر ته سزا هم ورکړی او د دې تپوس ترې هم اوکړئ او سټوډنټ فوری طور رها کړئ۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب!

جناب سردار حسین: شکریہ، جناب سپیکر۔ جو ایشو یہاں پر کال اٹینشن نوٹس کے سلسلے میں Raise ہوا ہے، واقعتاً اظہار رائے پر پابندی، ہم یہ سمجھتے ہیں، ہم دیکھ رہے ہیں کہ مختلف اضلاع میں سرکاری افسران کھلی کچہریاں منعقد کرتے ہیں اور یہ ہونی بھی چاہئیں، ظاہر ہے کہ جب افسران وہاں پر جاتے ہیں، عوام اپنے مسائل بیان کرتے ہیں۔ باجوڑ کا جو واقعہ ہے، ان کے والد تو میرے اندازے کے مطابق دو دفعہ ایم این اے رہے ہیں، ایک سیاسی رہنما ہیں، علاقے کے ایک صاحب رائے مشر ہیں۔ جناب سپیکر! یہ بہت بڑی زیادتی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ڈپٹی کمشنر کا قصور نہیں ہے، اس میں ڈپٹی کمشنر کا قصور نہیں ہے، ظاہر ہے کہ یہاں پر تو جبر کا ایک قانون ہے، جناب سپیکر! کل مومند ایجنسی میں جو واقعہ پیش آیا ہے، اس طرح ہم دیکھ رہے ہیں کہ باجوڑ میں جب وزیر اعظم صاحب نے جلسہ کیا، جب وہ واپس آئے اور ہماری پارٹی کے سربراہ نے جب اعلان کیا کہ میں نے وہاں پر جا کر جلسہ کرنا ہے تو ایڈمنسٹریشن نے وہاں پر دفعہ 144 لگا دی۔ جناب سپیکر! ہم نے دیکھا کہ DG(ISPR) نے یعنی ایک ادارے کے پی آر او سے مخاطب ہو کر ایک تنظیم کو مخاطب کیا، الزامات لگائے، پھر ظاہر ہے ہم نے دیکھا کہ اس تنظیم کے نمائندوں

نے منتخب نمائندگان نے، اسلام آباد پریس کلب میں ٹائم لیا، ان کو پریس کانفرس کی اجازت نہیں ملی، انہوں نے پھر جاکر باہر لان میں پریس کانفرس منعقد کی۔ جناب سپیکر! یہ لاٹھی گولی کی سرکار نہیں چلے گی، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ان قوتوں کی خام خیالی ہے، اس طرح ہو سکتا ہے، اگر سوچوں کو ختم کیا جا سکتا تھا، اگر سوچوں کو دبایا جا سکتا تھا تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ انسانی تاریخ میں دہشت گردی میں جتنے پختونوں کو قتل کیا گیا، شاید دنیا کے کسی کونے میں اتنے انسانوں کو قتل نہیں کیا گیا لیکن ہم سب دیکھ رہے ہیں کہ تحریکیں جتنی دبائیں گے، اتنی زور سے وہ ابھر آئیں گی۔ اب یہ کیا طریقہ ہے؟ میں نے ایڈمنسٹریشن کی سٹیٹمنٹ پڑھی ہے، یعنی جس بچے کا ذکر یہاں پر ہوا، اس پر الزام یہی تھا کہ اس نے کار سرکار میں مداخلت کی ہے، اب یہ کوئی بات ہے، اب یہ کوئی طریقہ ہے، یعنی کسی بھی بچے کو اور پھر اتنا معزز خاندان ہے، اس بچے کو آپ اٹھاتے ہو، اس کے خاندان سے اس کا رابطہ نہیں کرواتے ہو، تو کیا ہوگا؟ اس طرح کام نہیں چلے گا، میں الزام نہیں لگاتا، میں پیشن گوئی نہیں کرتا لیکن اگر دوبارہ ان قوتوں کا، تشدد جن کا کاروبار ہے، یعنی بدامنی میں ان کو فائدہ ہے، اگر دوبارہ وہ نئے سرے سے اس خطے میں کوئی چکر کھیلنے کے موڈ میں ہیں تو ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ جو چیزیں ہیں، اب پوشیدہ نہیں رہی ہیں۔ یہ سارے جو ہیں، اس ملک کے باشندے ہیں، اگر وہ ناراض ہیں، ان کے لہجوں میں فرق ہے، ان کا انداز صحیح نہیں ہے، جناب سپیکر صاحب! ان کے ساتھ بیٹھنا پڑے گا، یہ رویہ جو ہے، یہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بغاوتوں کی طرف راہ ہموار کرے گا۔ مجھے اس سٹیٹمنٹ سے بھی اختلاف رہا، باہر اگر ڈاکٹر احتجاج پر ہیں تو ان کو بٹھانا چاہیئے، ان کو سننا چاہیئے، اگر ان کے مسائل اور مطالبے جو ہیں اگر ناجائز ہیں تو ان کو Convince کرنا چاہیئے، یہ جواب دینا کہ ہم بلیک میل نہیں ہوں گے، یہ جواب دینا کہ ہم نے یہ کرنا ہے اور وہ کریں گے، جناب سپیکر! یہ رموز نہیں ہے، یہ طریقہ گورننس کا نہیں ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں، ہم دیکھ رہے ہیں کہ پختونوں میں احساس محرومی اور احساس کمتری بڑھتی جارہی ہے، یہاں تمام لوگ اداروں کا احترام کرتے ہیں، اداروں پر اعتماد کرتے ہیں لیکن ادارے یا اداروں کے Spokesmen اگر Directly افراد کے ساتھ یا افراد کی تنظیموں کے ساتھ نمٹنے کی کوشش کریں گے تو میرے خیال میں رد عمل میں اداروں پر انگلیاں اٹھیں گی جو ملک کے مفاد میں نہیں ہے، لہذا یہ حکومتی امور ہیں، حکومتوں کو نمٹنا چاہیئے، حکومتوں کے وزیر ہیں، ان کو نمٹنا چاہیئے، حکومتوں کے ترجمان ہیں، ان کو نمٹنا چاہیئے اور ان کے مسائل کی نزاکت اور سنگینی کا احساس کرنا چاہیئے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، بابک صاحب۔ جی سردار یوسف صاحب!

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ، جناب سپیکر۔ عموماً اوپن کچہری جو لگائی جاتی ہے، وہ اس مقصد کے لئے لگائی جاتی ہے کہ ہر شخص اپنے خیالات کا اظہار کر سکے، کسی کے بھی خلاف اگر کوئی شکایت ہو تو وہ برملا سامنے لا سکے تاکہ ان کے خلاف ایکشن کیا جا سکے لیکن بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایک پڑھا لکھا نوجوان، سٹوڈنٹ اس ایریا پر جہاں اب وہ ایریا Merge کیا جا رہا ہے اور وہ اگر اوپن کچہری میں اپنے کسی مسئلے کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کر رہا ہے تو اس پر کالا قانون ایف سی آر جو بھی ہے، جس کے خلاف یہ ساری مہم بھی چلی ہے، پھر اس پر لاگو کیا جاتا ہے اور پھر اس کو گرفتار کیا جاتا ہے۔ ابھی جو میں سن رہا تھا کہ اس سے یعنی اپنے خاندان کے ساتھ رابطہ کرنے کی بھی اجازت نہیں، بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جہاں یہ پورے ایریا فاٹا / پاٹا ختم کر کے وہاں پر ریگولر لاء کے نفاذ کے لئے کوشش کی جا رہی ہے تو وہاں یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ ایک ڈپٹی کمشنر وہاں پر کسی کو بھی یہ اجازت نہیں دے گا کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کر سکے، اپنی رائے دے سکے، اپنی تجاویز دے سکے اور پھر ایک ایسا شخص جوان کا والد دو دفعہ قومی اسمبلی کا ممبر رہا ہے اور ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتا ہے، پاکستان کا کوئی بھی شہری ہو، اس کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کر سکے اور آزادی رائے کا حق رکھتا ہے لیکن یہ جو ایکشن لیا گیا ہے، میں سمجھتا ہوں یہ اس کے خلاف بھی شازش ہو رہی ہے، ان ایریاز کو اس کا Merger نہیں ہونا چاہیئے، مقصد یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ آج بھی یہی کالا قانون ہے جس کو پہلے اس کے خلاف پورے اس ایریاز سے بھی ایک مہم چل رہی تھی اور سیاسی پارٹیوں نے بھی اس میں کافی اپنا کردار ادا کیا، اس کے خلاف ایک سازش نظر آ رہی ہے۔ جناب سپیکر! حکومت کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس کا نوٹس لے اور اس سٹوڈنٹ کو رہا کیا جائے، اگر سٹوڈنٹ کے ساتھ اس طرح کا جو سلوک ہو گا تو عام شہریوں کے ساتھ کیسا سلوک ہو گا؟ میں اس کی مذمت کرتا ہوں اور یہ جو محترمہ نے جو توجہ دلاؤ نوٹس لایا ہے، یہ اس مقصد کیلئے لایا ہے، بڑا اچھا نوٹس، بڑا اہم مسئلہ ہے کہ اس پر فوری طور پر حکومت ایکشن لے اور اس کو فوری رہا بھی کیا جائے، اس کی انکوائری بھی کی جائے کہ یہ ایکشن کیوں لیا گیا ہے؟-----

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، سردار صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: اور اس طریقے سے یہ جو دوسری اوپن کچہریاں لگ رہی ہیں، ہمارے علاقوں میں بھی لگ رہی ہیں، ایک Formality پوری کی جاتی ہے۔ وہاں پر بھی میں نے دیکھا ہے، بہت ساری جگہوں میں جب کوئی شخص اٹھ کر بات کرنا چاہتا ہے تو اس کے ساتھ جو بھی، اگر انتظامیہ کے لوگ ہوتے

ہیں تو وہ کہتے ہیں، بس جی آپ کی بات ہو گئی، آپ بات نہیں کر سکتے۔ یہ عام جو اوپن کچہریاں لگتی ہیں، آج کل اوپن کچہریاں شروع ہیں حالانکہ یہ پابندی نہیں ہونی چاہیئے کہ جو شخص کسی ثبوت کے ساتھ کسی کے خلاف اگر بات کرتا ہے تو اس پر ایکشن لینا چاہیئے تاکہ اس پر پابندی لگائی جائے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، سردار صاحب! بہت شکریہ۔ جواب لیتے ہیں گورنمنٹ سے، جناب قلندر خان لودھی صاحب! Respond کریں پلیز۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ بڑی قابل احترام اور میری چھوٹی بہن ہیں، انہوں نے ایک کال اٹینشن لایا، اس پر آپ نے ڈیبیٹ ہی کرا دی، حالانکہ گورنمنٹ کی طرف سے Response آنا تھا، تو آپ نے اچھا کیا۔ کنڈی صاحب نے بھی بڑی اچھی بات کی، خان بہادر صاحب نے بھی کر لی، بابک صاحب نے بھی کی، پھر سردار یوسف صاحب نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ جو اس قانون کی بات کرتے ہیں کہ جو رپورٹ میرے پاس آئی ہے، وہ یہ ہے کہ ایف سی آر کا یہ قانون Has been abolished by fifth constitutional amendment، یہ تو ختم ہو گیا، ایک بات تو ختم۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ ہوا ہے کہ 23 اپریل کو کھلی کچہری تھی، میرا خیال ہے، پشد جگہ ہے، اس میں وہاں پر جو ایم این اے صاحب کے فرزند جلال الدین صاحب یہ صرف ایک سٹوڈنٹ نہیں ہے، یہ لینڈ لارڈ ہے، یہ اس ایریا کا بڑا خان ہے، سب مارکیٹس ان کی ہیں، بہت بڑی ان کی Approach ہے، کچھ بات ان کی تھی، اس کے لئے ڈی سی نے پہلے اے سی کو بھیجا، ان کے ساتھ Dialogues ہوتے رہے، پھر اس میں 23 اپریل کو جو پشد جگہ ہے، وہاں پر کھلی کچہری تھی تو سائل نے Parallel government کی طرح اپنا کافی اثر، اور وہ جیسا کہ Parallel government ایک گورنمنٹ ہے، اس طرح سے انہوں نے Forcefully اس کو Oppose کیا، اس کو Sabotage کیا، تو اس میں وہ کچہری وہاں نہ ہو سکی، اس پاداشت میں ڈی سی نے اس کو گرفتار کیا ہے۔ باقی یہ جو انفارمیشن اب تک میرے پاس ہیں تو وہ یہی ہیں، تو اس میں یہ نہیں ہے کہ وہ ایک سٹوڈنٹ تھا، کالج سے اٹھایا گیا، راستے سے جاتا ہوا پکڑا گیا یا کچھ ہے، وہ تو لینڈ لارڈ ہیں، خان ہیں، بڑے لوگ ہیں اور وہ یہ نہیں چاہتے ہیں، حالانکہ آپ کو پتہ ہے کہ سب منسٹروں کی ڈیوٹیاں لگی ہوئی ہیں، تیرہ چودہ، گیارہ ماہ میں فاٹا سے آیا ہوں اور سب جاتے ہیں، اس کو Get together کہ ہم ایک ہیں، سب کا پاکستان ہے، ہم سب پاکستانی ہیں، ہم سب ایک ہیں، تو Merge ہونے کے بعد اس میں کوئی بات نہیں ہے۔ جیسے ایبٹ آباد ہے، اسی طرح

سے باجوڑ بھی ہے، اس میں جس طرح پشاور ہے، اس طرح ہر ایک Facilityاسے دیں گے اور دس سال کا اتنا بڑا پروگرام ہے، کتنے کھربوں روپے مل گئے ہیں، وہ یہ ساری، بعض جو وڈیرے ہیں، سردار ہیں یا خان ہیں، شاید ان کو بعض چیزیں گورنمنٹ کی پسند نہیں تو گورنمنٹ نے اپنی رٹ قائم رکھنی ہے۔ مزید اس کے لئے پھر بھی گورنمنٹ سے بات کروں گا، چیف منسٹر سے بھی میں یہ بات کروں گا اور جیسے ان بھائیوں نے باتیں کی ہیں، ان کی بھی اسمبلی میں جو بات ہوئی ہے، اس کو مزید کہ بھئی سٹوڈنٹ ہے، اس پر یہ جتنا بھی ہو سکے، اس کے ساتھ گورنمنٹ نرمی کا سلوک کرے، بچے ہیں، سب کے بچے ہیں۔

مشرق وسطیٰ میں خیبر پختونخوا سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی واپسی پر ہاؤس میں بحث

<u>جناب سپیکر:</u> آپ وزیر اعلیٰ سے اس سلسلے میں بات کریں جی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Discussion on return of overseas of Khyber Pakhtunkhwa from Middle East and its implication on society. Who will speak first?

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> جناب سپیکر!۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ہو گیا نا، بس کال اٹینشن میں مطمئن ہونا ضروری نہیں ہوتا، بس آپ نے کال اٹینشن لایا، گورنمنٹ نے آپ کو جواب دے دیا، آپ اپنی ڈیبیٹ، بابک صاحب! آپ سٹارٹ کریں گے ڈیبیٹ، Overseas نہیں، انہوں نے اور جوان کے پاس انفارمیشن تھی، انہوں نے جواب دے دیا، اب اس سے آگے تو وہ کچھ کر نہیں سکتے، میں نے بھی ان کو کہہ دیا کہ وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کریں اور جو بھی اس کی Helpہو سکتی ہے، کریں۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u>جناب سپیکر!۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> کیا کریں جی، آپ شگفتہ ملک صاحبہ! کیا کہتی ہیں؟

<u>محترمہ شگفتہ ملک:</u> سر! میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ قلندر لودھی صاحب ہمارے بڑے ہیں لیکن وہ بار بار ایک بات کر رہے ہیں کہ وہ خان ہیں اور وہ نواب ہیں، وہ عوامی نمائندہ ہیں سر، عوامی نمائندہ جو ہے وہ عوام کے ساتھ نکلے گا، کل آپ کی پارٹی کے ساتھ بھی یہ ہو گا، عوام کے ایشوز کے لئے اگر وہ بات کرے گا، ایک بچے کے ساتھ زیادتی ہے، اس پہ انکوائری کریں کہ کس کی غلطی ہے؟ یہ ڈپٹی کمشنر نے جو کیا ہے تو اس پہ آپ ایک پارلیمانی کمیٹی بنائیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، انہوں نے جو جواب دیا، آپ کو بڑا کلیئر جواب لودھی صاحب نے دیا ہے، جی لودھی صاحب!

وزیر خوراک: جناب سپیکر صاحب! یہ جو ہیں قابل احترام ہیں، شاب الدین صاحب ان کی ایک Respect، میں نے بات کی ہے کہ وہ عام آدمی نہیں ہیں، کوئی غریب کا بچہ نہیں ہے کہ اس طرح سے بات ہو گئی ہے، انہوں نے ایک Parallel government کی بات کی، جو میرے ساتھ جواب آگیا، 3 MPO میں وہ گرفتار ہے، کورٹ میں کیس ہے، اب کورٹ اس کو Bail دے گی یا کورٹ اس کو ریلیز کرے گی، تو یہ ساری باتیں ہیں، اچھی بات لائی ہیں، ہمارے بھی بچے ہیں، ہمارا بھی وہ بچہ ہے، اور میں خود چیف منسٹر صاحب سے بات کروں گا کہ اس کو مزید، اس پر جتنی نرمی ہو سکتی ہے کی جائے۔۔۔۔

جناب سپیکر: Subjudice ہو گیا ہے۔

وزیر خوراک: لیکن وہ ان کے پاس اب کورٹ میں ہے جی۔

جناب سپیکر: بہرکیف آپ اس سلسلے میں چیف منسٹر صاحب سے بات کریں۔

Discussion on return of overseas of Khyber Pakhtunkhwa from Middle East and its implication on society.

ابھی بس تھوڑی سی ڈسکشن کریں، میں آپ کو بعد میں موقع دے دوں گا، پانچ منٹ آپ کو بھی دے دوں گا، پوائنٹ آف آرڈر ڈیفر کر دیں، جناب ثناء اللہ صاحب! پوائنٹ آف آرڈر لے لیتے ہیں، یہ Matter defer ہو گیا جی، یہ ایجنڈا آئٹم نمبر 10 Next Session کے لئے دیتا ہوں۔ جی آپ کو بھی دیتا ہوں، وقار صاحب کو بھی دیتا ہوں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! یہ آئٹم جو ہے، یہ Ten number۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ثناء اللہ صاحب!

صاحبزادہ ثناء اللہ: یہ Ten number پر بات نہیں کریں گے۔۔۔۔

جناب سپیکر: Ten number ڈیفر ہو گیا، آپ اپنی بات کرنا چاہتے تھے، وہ کر لیں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جی یہ ڈیفر ہو گیا؟

جناب سپیکر: جی یہ ڈیفر ہو گیا، یہ آئندہ ایجنڈے میں آجائے گا، بابک صاحب نے ڈیفر کروا دیا ہے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: دیتا ہوں ٹائم، پہلے ثناء اللہ صاحب بات کر لیں نا۔

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: آپ کو بھی دیتا ہوں۔

صاحبزدہ ثناء اللہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! میں نے تو پہلے اجازت مانگنے کی کوشش کی لیکن اجازت نہیں ملی، ڈاکٹروں کا جو مسئلہ ہے، میں اس پر تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ ڈاکٹروں والے مسئلے کے لئے ٹیم گئی ہوئی ہے، آپ کے ساتھ جو واقعہ ہوا، اس کے اوپر آپ بات کریں، کیا کریں، ہمیں یہ بتائیں؟ آپ کے ساتھ جو واقعہ ہوا، اس کے اوپر آپ بات کریں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب! یہ کل کا واقعہ ہے، کل چھٹی تھی، ایک ڈاکٹر صاحب کے پاس وارڈ میں گیا، اس نے میرے بھائی کو ایڈمٹ کیا، یہ ایڈمیشن کا جو لیٹر ہے، اس نے جو دوائیاں ان کو لکھ دیں، کمرہ نمبر 18 میں داخل کروایا، میں وہاں گیا تاکہ وہ اس کے لئے Chart بنایا جائے، ڈاکٹر صاحب کے پاس جو بندہ بیٹھا تھا، نام تو مجھے وہ نہیں بتا رہا تھا، اس نے مجھے کہا کہ اس چٹ پر ہم آپ کو داخل نہیں کروا سکتے، آپ ایمرجنسی جاکے اور ایمرجنسی چٹ لے کے 20 روپے کی، میں وہاں گیا، ایمرجنسی چٹ بنوا کے دوبارہ 18 نمبر کمرے میں آیا، تو پھر اس نے مجھے کہا کہ یہ جو دوائیاں لکھی گئی ہیں جو انہوں نے ایڈوائس کی ہیں، ڈاکٹر صاحب کے پاس جاکے اس پرچی پر وہ لکھ دیں۔ سر جی، میں دوسری دفعہ وہاں سے واپس چلا گیا ڈاکٹر کے پاس، چونکہ چھٹی تھی، ڈاکٹر صاحب راؤنڈ کے لئے صرف آئے تھے، میں نے اس کو فون کیا کہ ڈاکٹر صاحب، وہ یہ کہہ رہے ہیں، تو میں جب وہاں گیا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لودھی صاحب! آپ پوائنٹس نوٹ کر لیں، ایک ہی دفعہ پھر جواب دے دیں، تین چار پوائنٹس آف آرڈر ہیں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: تو ڈاکٹر صاحب نے دوبارہ اس چٹ پر لکھ کے ایڈمیشن دلوایا۔ تیسری دفعہ جب میں یہاں پر آیا تو اس بندے نے مجھے کہا کہ آپ ایم پی ایز نے ہم پر ایم ٹی آئی مسلط کی ہے، ایم ٹی آئی کا جو قانون بنایا ہے، وہ ایم پی ایز نے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے، چٹ کو دیکھ کے انہوں نے کہا کہ اس میں ڈاکٹر صاحب کی سٹمپ نہیں لگوائی گئی ہے تو میں نے کہا کہ یہ سٹمپ تو ہم بعد میں بھی لگوا سکتے ہیں، جو Patient ہے، اس کا 104 ٹمپریچر سے اوپر تھا، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ جو قانون بن گیا ہے اس پر سختی سے عمل درآمد کیا جائے، (تالیاں) ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ آپ اچھے کام کریں گے، حکومت اور ہم آپ کو

سپورٹ نہیں کریں گے، ڈاکٹروں نے تو ہمارا چمڑا اتار دیا ہے، یہاں سے غریب لوگ خوار ہو رہے ہیں، ہسپتالوں میں جا کے پورا دن اتنے بڑے ہاسپٹل میں ایک سرجن دو آپریشنز نہیں کرواتے لیکن پرائیویٹ کلینکس میں جا کے دس دس اور بارہ بارہ آپریشنز کرواتے ہیں، اس قانون کو ہم سپورٹ کرتے ہیں، میں بذات خود اس کو سپورٹ کرتا ہوں، جو کام اچھا ہے، ہم اس کو سپورٹ کریں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آگیا۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: لیکن میری اس میں یہ ریکویسٹ ہے کہ یہ جو میرا مسئلہ ہے، آپ انکوائری کمیٹی میں یہ بھیج دیں تاکہ اس بندے کو بھی تو پتہ چل سکے کہ یہ قانون جو بنواتے ہیں، اس کے لئے بھی کوئی سپورٹ ملتی ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، صاحبزادہ صاحب۔ لودھی صاحب نے نوٹ کر لیا، بعد میں جواب لیتے ہیں۔ وقار خان ایم پی اے، پلیز۔

جناب وقار احمد خان: شکریه جناب سپیکر صاحب، ډیره مننه. په 2009-10 کښې سپیشل پولیس فورس په صوبه کښې خصوصاً او په ملاکنډ ډویژن کښې عموماً جوړ شوے دے، تقریباً د هغې دا لس کاله اوشو او هر کال چې دا بجټ راځي نو په هغې باندې هغه خبره، هغه توره ئے په سر پرته وی چې یره زمونږه کنټریکټ ختمیږی، زمونږ کنټریکټ ختمیږی، لس کاله هغوی د فرنټ مین په شان کار کړے دے او په هره مورچه کښې هغه عاجزانو هغوی د ټول سیکیورټی فورسز نه مخښکې وی، ډیر پکښې شهیدان هم شو، زما ستاسو په توسط ګورنمنټ ته دا خواست دے چې مهربانی د اوکړی، یو خو دې د هغوی تنخواګانې ډیرې کمې دی او مهنګائی چې کوم حد ته رسیدلې ده، ډالر نن 140/42 روپو ته رسیدلے دے او هغه عاجزانان پینځلس زره روپئ اخلی او د دوایانو چې کوم حال دے، څومره ګرانی چې راغلې ده او هغه عاجزانان په هغه حال کښې دا اوس هم د هغوی په سر باندې هغه توره پرته ده، نو زما خواست دے ستاسو په توسط چې دوئ دې ریګولر کړے شی او په تنخواګانو کښې دې ورله خامخا اضافه اوکړے شی. شکریه.

Mr. Speaker: Thank you, Waqar Khan. Ji, Salahuddin Khan, MPA, point of order.

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker Sir. I know, quite a lot has always been spoken regarding Class-IV appointments and at different times of the session this issue has always been raised but it has always been as vague as doubtful as it is now. Mr. Speaker Sir, it has never been cleared, no clear rule, not known, what to do? Whether it has to be through the elected person which should be an MNA or MPA or not? Mr. Speaker Sir, I would draw your attention toward a recent issue that recently there has been interviews of Class-IV in Education Department by the DEO Peshawar and now they have spoken to them that they have to be through, or they have to be through a consultation with the MPA because that is the elected representative of the people of that vicinity but I was told that there is no clear rule, no ruling atall and no precedence like, what to do, they are waiting themselves. So, if we have to raise this issue again and again, we are given assurity but nothing is happening. So, I am very very astonished on this note because what is happening?

جناب سپیکر: صلاح الدین صاحب! میں تھوڑا سا آپ کو Interrupt کر رہا ہوں۔

Mr. Salahuddin: Okay, Sir.

جناب سپیکر: یہ جو ایشو آپ Raise کر رہے ہیں، میں نے پہلے بھی کئی دفعہ کہا تھا کہ اس کو فلور پہ نہ لائیں اور جو آپ لوگوں نے Resignations دیئے ہوئے ہیں، اس ایجنڈے میں یہ Already شامل ہے Which is laying with the government regarding the funds, So, جو بھی آپ لوگوں کے ہیں، regarding the Class-IV, regarding other issues wait till the decision of the government and یہ چیز جو ہے، یہ آپ سب کے لئے It`s against the law, that is against the law, you know مشکل پیدا کر دے گی، very well.

Mr. Salahuddin: OKay, I will take…..

Mr. Speaker: So.

Mr. Salahuddin: Just a couple of things, Mr. Speaker Sir, and that is with regard to the doctors that my elders and my colleagues……

Mr. Speaker: That is, the debate has already has done and the team is outside, the dialogue is started with the doctors, let them come back, then we will see what are they demanding and up to what extent the government can fulfill their demand? So, let Atif Khan and Nighat Orakzai come back.

آ گے جی، میاں نثار گل صاحب! آپ کا اور پھر لائق خان صاحب، آپ کا ہے۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بہادر خان صاحب! اس کے بعد آپ کر لیں۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر صاحب! پہلے ہم معذرت خواہیں، تھوڑی Polishing خراب ہوئی ہے لیکن ان شاء اللہ اس کو ہم ٹھیک کریں گے کیونکہ کبھی کبھی ہم بھی جذباتی ہو جاتے ہیں، آج کل شکر الحمد للہ ٹشو پیپر بھی جلدی جلدی آ رہے ہیں، آپ ہم سے ناراض ہوں گے، آپ ہمارے بڑے ہیں لیکن تھوڑا بہت ہم بھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہم اب اوپن ٹشو رکھیں گے، یہ بھی ہٹائیں گے۔

میاں نثار گل: آپ ہمارے بڑے ہیں، ہم اس پر وہ کرتے ہیں، عمر کی وجہ ہوتی ہے۔ جناب سپیکر! ابھی جو بی بی نے بات اٹھائی، میں وہ بات کر رہا ہوں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ آج میں بھی ہری پور جیل میں ہوتا لیکن خوش قسمتی سے، میں میجر شہزاد کا شکریہ ادا کرتا ہوں، امجد آفریدی کا شکریہ ادا کرتا ہوں، ملک ظفر اعظم کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ کرک آئے، میرے ساتھ بیٹھے اور کم از کم وہ بات ہم نے مذاکرات سے ختم کر لی۔ جناب سپیکر! اس طرح جو بات ہوئی تھی، سردار یوسف نے کہا کہ ہم پارلیمانی لوگ ہیں، ہم لوگوں کے ساتھ احتجاج پر بیٹھیں گے کیونکہ لوگوں کے مسائل جب اسمبلی میں ہم اٹھاتے ہیں تو وہ ادھر حل نہیں ہوتے، پھر لوگ سڑکوں پر نکلتے ہیں۔ جناب سپیکر! 26 تاریخ کو میرا ضلع، میرا حلقہ جس کو کرک بولا جاتا ہے، اس کے لوگوں نے جس مقام پر روڈ بلاک کیا، ادھر احتجاج بھی کیا تھا، چوبیس پچیس ہزار بیرل روزانہ تیل دے رہا ہے، ان کو گیس نہیں مل رہی تھی، لوگ دھرنے پر تھے، میں اس وقت لاچی میں تھا، میں قسم کرتا ہوں کہ میں کرک جا رہا تھا، میں نے ایک بندے کو فون کیا، اس سے پوچھا کہ آپ کی گیس کا پریشر ٹھیک ہوا یا نہیں؟ اس نے کہا کہ پولیس نے ہمارا گھیراؤ کیا ہوا ہے اور پولیس کا گھیراؤ ہے، وہ ہمیں گرفتار کر رہے ہیں۔ سر! ہمارا قصور یہ ہے کہ ہم پورے پاکستان کو اور پورے صوبے کو تیل اور گیس دے رہے ہیں، میں خاموش ہوا، میں نے کہا اب پولیس کے ساتھ کون ٹکرائے گا؟ پانچ منٹ کے بعد میں نے خود فون کیا، ان لوگوں کو میں نے کہا، برائے مہربانی آپ لوگ لاؤڈ سپیکر پر اعلان کر لیں، میں آدھے گھنٹے میں پہنچ رہا ہوں، میں ادھر اس دھرنے میں پہنچا جو احتجاج کی طرف جا رہا تھا، انڈس ہائی وے کو بند کر رہے تھے، ہم نے پرامن احتجاج پر ایک پنڈال لگایا اور نو دن ادھر دھرنا دیا لیکن میں معذرت سے کہتا ہوں کہ میں

کسی کو فون کر رہا تھا، حکومت کی طرف سے کوئی رابطہ نہیں ہو رہا تھا، آخر پھر ہم مجبور ہوئے، سر! میں اس لئے بات کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے اگر حکومت ہے یا ہم ہیں، ہم سارے ایک ہیں، ہم مجبور ہوئے، ہم نے تین Drillings پر کام بند کیا جس میں ہمارے چائنیز دوست بھی تھے اور جو Drilling ہو رہی تھی، اس پر ہم نے کام بند کیا، پھر حکومت کو سوچ آئی کہ ان لوگوں کے ساتھ ہم نے مذاکرات کرنے ہیں۔ جناب سپیکر! وجہ کیا تھی؟ بجٹ اجلاس میں ادھر ہمارے وزیر خزانہ نے بجٹ تقریر میں ایک اعلان کیا تھا کہ ہم کرک میں اس علاقے میں انسٹی ٹیوٹ آف پٹرولیم ٹیکنالوجی بنائیں گے، جدھر سے تیل اور گیس پیدا ہوتے ہیں، آج دیکھ لیں، تقریباً نو دس مہینے اس تقریر کے ہو گئے ہیں، ہماری یہ بد قسمتی ہے کہ جس طرح ابھی خوشدل صاحب نے کہا، ایڈوائزر ٹو سی ایم حمایت اللہ صاحب ہمارے بڑے اچھے دوست ہیں، بہت مہربان ہیں لیکن جب اسمبلی میں نہیں آتے، ان کے ساتھ انرجی اینڈ پاور کا محکمہ ہے، میں خود چار پانچ دفعہ اس کے دفتر میں گیا ہوں، اب اسمبلی میں جب ایک بندہ جوابدہ نہیں ہے، ان کے ساتھ اتنا بڑا محکمہ انرجی اینڈ پاور کا آپ لوگوں نے دیا ہے جس میں ہائیڈل بھی ہے، پٹرول، گیس سارا کچھ آ رہا ہے، دو ارب کے پراجیکٹ میں اس حلقے کا نمائندہ جو ملک کو روزانہ 70/80 کروڑ روپے دے رہا ہے، میں نو مہینے سے چیخ رہا ہوں کہ کوئی میرے ساتھ بیٹھے کہ دو ارب کا پراجیکٹ Lapse نہ ہو جائے، یہ پی ایس ڈی سی نے بھی منظور کروایا ہے، ابھی میں ڈی سی کو فون کرتا ہوں، آج بھی میں انرجی اینڈ پاور سیکرٹریٹ سے ہو کر آیا ہوں، میں آپ سے ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں، آپ بہت مہربان ہیں، آپ ہمارے دوست بھی ہیں، آپ ہمارے بھائی بھی ہیں، آپ ہمارے بڑے بھی ہیں، مجھے لودھی صاحب جواب دے دیں گے، میں Satisfied ہو جاؤں گا اور خوش ہو کر کہہ دوں گا کہ جی یہ ہو رہا ہے، آپ پلیز رولنگ دے دیں، کمیٹی کے حوالے نہ کریں، آپ اس کے لئے سپیشل کمیٹی نہ بنائیں لیکن یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اس پر ایک میٹنگ جس طرح بھی کروانا چاہیں، یا انرجی اینڈ پاور کی کمیٹی ہے، وہ اس کو بلا لے، ہم اس کے پاس چلے جائیں گے، سائٹ کی سلیکشن بھی کر لیں گے کہ جناب یہ پیسے دو ارب روپے ہم سے Lapse نہ ہو جائیں۔ جون آ رہا ہے، لوگ احتجاج پر تھے، میں نے ان کے ساتھ وعدہ کیا تھا اور گورنمنٹ کے درمیان مذاکرات ہوئے تھے، براہ مہربانی ہم پسماندہ ہیں، بہت ہی پسماندہ ہیں، ہم پتھر کے زمانے کی طرف جا رہے ہیں، خدا کے لئے ہمارے حال پر رحم کیا جائے، تھینک یو۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آ گیا، ابھی جواب لیتے ہیں۔ جی لائق خان صاحب!

جناب لائق محمد خان: شکریہ جناب سپیکر! آپ کا تعلق اور میرا تعلق ہزارہ ڈویژن سے ہے، شاہ مقصود موٹروے انٹرچینج پر آپ بھی سفر میں وہاں اترتے ہیں تو میں بھی اترتا ہوں، آپ لیفٹ سائڈ پر تھوڑا سا دیکھیں کہ دو گاڑیاں کھڑی ہوتی ہیں، وہ جو کراچی سے، سندھ سے، حیدرآباد سے، لاہور سے، پنجاب سے جو لوگ سیاح کاغان، گلیات سفر کرتے ہیں اور سیاحت کے لئے آتے ہیں تو وہ ہزاروں روپے یہاں پر خرچ کرتے ہیں، کروڑوں روپے گورنمنٹ کو ٹیکس ملتا ہے، ہوٹلوں سے مختلف بزنس سے اور اس گلیات میں کاغان ویلی میں لاکھوں لوگوں کا روزگار ہے، یہ لوگ جو ایکسائز والے ہیں، ان لوگوں کو بڑی بے دردی سے اور بڑی بدتمیزی سے تنگ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ ایکسائز ہے یا پولیس ہے؟

جناب لائق محمد خان: ایکسائز، جی ایکسائز صوبائی گورنمنٹ کی دو گاڑیاں کھڑی ہوتی ہیں، ہر وقت بچوں کو اتارتے ہیں، لیڈیز کو اتارتے ہیں، تلاشی لیتے ہیں، تو میرا خیال یہ لگتا ہے کہ وہ جو لوگ کروڑوں روپے ٹیکس دیتے ہیں، ہوٹل والے، تو شاید یہ میرا خیال ہے کہ نیا پاکستان بننے کے لئے وہ گلیات اور وہ ہمارا بزنس یا جو طریقہ کار ہے، سیاحوں کو تنگ کرتے ہیں کہ یہ وہاں پر نہ جائیں۔ مہربانی کرکے اس پر آپ نوٹس لیں، فوری مہربانی فرما کر سایہ زیادتی اور ظلم نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: حمیرا خاتون صاحبہ!

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر! میں ایک اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ حکومت کی جانب سے چوتھی جماعت کی اسلامیات کی کتاب سے ختم نبوت کے حوالے سے۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں اس کی ادھر وضاحت کر دیتا ہوں، یہ کل پرسوں بلکہ ایبٹ آباد میں علماء کی میرے ساتھ میٹنگ ہوئی اس ایشو کے اوپر اور میں نے منسٹر سے رابطہ کیا، منسٹر کا پھر میں نے مائیک اوپن کر کے سارے علماء نے سن لیا کہ یہ گورنمنٹ کو علم نہیں تھا، نیچے سے کسی لیول پر اس کے اندر یہ ختم نبوت والی جو آپ بات کر رہی ہیں، وہ خذف کیا گیا ایک پیرا اور منسٹر صاحب نے کہا کہ ہم اس پر نوٹس لے چکے ہیں، Already نئی کتاب منسوخ کر چکے ہیں اور جو پرانی کتاب ہے، اس کے لئے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں، ڈی ای اوز کو کہ پرانی جو کتاب جس میں ختم نبوت کا وہ مضمون شامل ہے، وہی ہو گا اور ساتھ انہوں مجھے یہ بھی بتایا تھا کہ انکوائری بھی بٹھائی ہوئی ہے جس نے اسی دن شام ساڑھے چار بجے رپورٹ دینی تھی کہ منسٹر صاحب نے یہ انکوائری کرنی تھی کہ یہ کس نے کیا ہے، کس لیول پر ہوا ہے، کس نے کیا ہے، ٹیکسٹ

بورڈ میں ہوا ہے، کس جگہ پر ہوا ہے؟ چونکہ گورنمنٹ کی Permission کے بغیر کلاس فورتھی یا ٹوتھی، اس کتاب سے یہ ختم نبوت والے الفاظ خذف کئے گئے تھے، So یہ مسئلہ اب Settled ہو گیا ہے اور منسٹر صاحب سے یا کسی سے ہم پوچھ لیں گے کہ اصل اس میں کیا ہے، وہ کس نے کیا ہے؟ وہ انکوائری ہو گئی ہے، اس لئے میں نے آپ کو کلیئر کر دیا کہ یہ Issue already resolved۔ جی، حمیرا بی بی کا مائیک کھول لیں۔

محترمہ حمیرا خاتون: میں اس کے علاوہ بھی مجھے یہ معلوم تھا کہ حکومت نے اس پر کارروائی کی ہے، میرے اگلے الفاظ بھی یہی تھے کہ جناب وزیر صاحب کا بہت بہت شکریہ کہ انہوں نے اس پر فوری ایکشن لیا ہے اور اس پر کارروائی ہو رہی ہے لیکن آپ نے جو بات کی ہے، اس پر یہ نہایت ایک اہم ایشو ہے، اس کے اوپر کارروائی کی جائے کہ یہ اس طرح چیزیں ہمارے علم میں لائے بغیر، حکومت کی لاعلمی میں اس طرح کے لوگوں کو سامنے لانا چاہیئے اور اس کے لئے پوچھ گچھ ہونی چاہیئے۔ دوسرا یہ کہ اس کے علاوہ بھی اس طرح کے پہلے بھی یہ اقدمات ہو چکے ہیں، علامہ اقبال کا جو ایک اہم Chapter تھا، ہمارے بچوں کے نصاب میں اس کو ہٹایا گیا ہے، قائد اعظم کے موضوع کو نصاب سے ہٹایا گیا ہے، سورہ توبہ کی جو آیات تھیں، ہمارے نصاب کا جو اہم حصہ تھیں، اس کو ہٹایا گیا ہے، لہذا یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے، اس لئے میں آپ کی توجہ اس جانب دلانا چاہتی ہوں کہ اگر ان چیزوں کی انکوائری ہو رہی ہے، اس کے ساتھ ساتھ ان تمام چیزوں کی انکوائری ہونی چاہیئے کہ جو ہماری نئی نسل اور ہمارے نصاب اور ہمارے اس کے اوپر سوالیہ نشان بنے۔ چونکہ ہمارا ملک ایک اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے، ہمارا نظریہ، ہمارا آئین جو ہے، اس کا Preamble **لاالہ الا اللہ محمد الرسول اللہ** ہے، لہذا ہمیں اپنی اس چیز کی، شکریہ۔

جناب سپیکر: بہادر خان صاحب! آپ کو اس کے بعد دے دیتا ہوں۔

جناب بہادر خان: شکریه جناب سپیکر صاحب د وزیر صاحب په نوټس کښې دا را والم، یو خو چې تاسو رولنګ ورکړئ چې یره دلته به ایډیشنل آئی جی صاحب راځی یا به سیکرټری صاحب راځی یا به ایډیشنل سیکرټری راځی، یقیناً د دې وخت پورې مونږه د هغې هغه دغه اونه لیدلو، پکار ده چې ستاسو په رولنګ باندې دا ادارې او محکمې عمل کوی بل چې دلته مونږه له څوک Surety راکړی نو زه نه پوهیږم په هغه یو باندې عمل نه کیږی. که هر یو منسټر صاحب پاڅی او کومه Surety راکړی، لکه مونږ ته لودهی صاحب د کلاس فور Surety

راکړې وه چې او مونږه کمټمنټ هم کړے دے او په هائی سیکنډری سکول کښې یو کلاس فور بهرتی شوے وو، بیشتی او دا عاطف خان هم وئیلی وو نو تر اوسه پورې د هغه په ځائے د هغې څه دوباره کارروائی او نه شوه، پکار ده چې په هغې باندې مونږ له منسټر صاحب صحیح جواب راکړی چې آیا په هغې باندې څه غور کوی که نه کوی؟ دویمه خبره جی، پولیس په دې 11 تاریخ باندې زمونږ په دیر پائین کښې یو وقوعه شوې ده، په خال کښې په تورمنګ کښې زمونږه د پارټۍ سیکرټری صاحب دے، د هغه ځوې او یو بل د ویلج ناظم صاحب دے، هغوی څه شر شروع کړے دے، اول زمونږه هغه کس تلے دے، د محمد زیب ملک ځامن تلی دی او هلته ئے د روزنامچې رپورټ کړے دے او درخواست ئے کړے دے او بیا 164 شوے دے او په هغې کښې ډزې شوې دی، تماچه پکښې اغستې شوې ده او تر دې وخته پورې د هغه بل فریق دولس ګهنټې پس ئے د هغوی ایف آئی آر واغستلو او د هغه هغه ئے نه دے اغستے، تر ننه پورې مونږه ورپسې آئی جی ته لاړو، مونږه پکښې ډی آئی جی ته لاړو، مونږه د ایس پی سره خبره اوکړه او تر دې وخته پورې د هغوی رپورټ نه اغستې کیږی چې د هغه یا ایف آئی آر اوشی او دوئ وائی چې یو ججمنټ راغلے دے د سپریم کورټ نه چې په هغې کښې نه کیږی۔

جناب سپیکر: تھینک یو، آپ کا پوائنٹ آگیا، تھینک یو۔

جناب بہادر خان: دا چې کوم حساب دے، دا هلته کښې معلوم دے چې د چا نه حساب شوے دے او د چا نه نه دے شوے؟ دا رپورټ اغستل او هغه په شریکه عدالت ته پیش کول د دوئ حق دے، پکار ده چې هغه حق ورله ورکړی او هغه ترینه فوری طور غواړو ځکه چې په 11 تاریخ باندې وقوعه شوې ده، زما په سرې باندې ایف آئی آر شوے دے، هغه باقاعده بی بی اے کړې ده، جیل ته ځی او دا بل چې دے، د هغه خلاف تر اوسه پورې رپورټ نه اخلی، پکار ده چې دا رپورټ واخلی او د هغې سائډ مساوی کړی او برابر شی۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آگیا، ملک بادشاہ صالح صاحب، لاسٹ۔

ملک بادشاہ صالح: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر۔

ملک بادشاہ صالح: میں ایوان اور آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ دیر کے متعلق ہے۔ اس طرح ہے کہ اپر دیر اور لوئر دیر میں کینسر کا مرض تیزی سے پھیل رہا ہے اور حالیہ ایک سروے کے مطابق 21 سو افراد ابھی تک اپر دیر اور 17 سو کے قریب لوئر دیر میں اس مرض میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ ہم حکومت سے آپ کی وساطت سے درخواست کرنا چاہتے ہیں کہ وہ Properly اس کا سروے کروائے کہ اس کی 'کاز' کیا ہے، کیا وجوہات ہیں، کیوں اتنی تیزی سے اپر اور لوئر دیر میں پھیل رہا ہے، یہ افغانستان کی لڑائی کی وجہ سے ہے، خوراک کی وجہ سے ہے، پانی کی وجہ سے ہے؟ آپ کی وساطت سے حکومت سے یہ درخواست ہے، اس کا پراپر سروے کروایا جائے تاکہ اس کی وجہ معلوم ہو سکے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ نگہت بی بی، یہی پوائنٹ آف آرڈر ہے یا جو باہر گئے تھے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: پہلے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرتی ہوں، میں نے پہلے بھی ہاتھ اٹھایا تھا، درانی صاحب کے بعد میں، پھر اس کے بعد، سر! پورے پشاور کے لوگ جو ہیں وہ کمپلینٹس کر رہے ہیں اور ساتھ ہی اخبارات میں آرہا ہے کہ بلی نما چوہے جو ہیں، پتہ نہیں ہے کہاں سے آئے ہیں اور باقاعدہ طور پر شہر کے ایک علاقے میں ایک عورت کی پوری انگلیاں کاٹ کے چوہے نے کھائیں، جناب عالی! جس طریقے سے آپ کو پتہ ہے کہ بہت Sensitive issue ہے، چوہے جو ہیں، ہمیں پتہ نہیں ہے کہ کہاں سے آرہے ہیں اور ہر گھر میں وہ بلی نما چوہے یقین کریں کہ یہ پوائنٹ جو ہے، میرے اپنے گھر میں بھی ہیں کہ تقریباً تین سو چھوٹے طوطے میرے بچوں نے پالے تھے اور ایسا ہوا کہ اس میں میرے خیال میں دس طوطے رہ گئے ہیں، باقی سارے آتے ہیں اور ان کو کھا کے چلے جاتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! اس سے نہ صرف ٹی بی، اس سے نہ صرف دوسری بیماریاں پھیلتی ہیں، آپ کے جو دو محکمے ہیں، ایک ضلعی، ایک تو شاید ختم ہو چکا ہے لیکن ایک جو WSSP کا محکمہ ہے، اس میں ان لوگوں کو ہدایت کی جائے کہ باقاعدہ طور پر ان چوہوں کا کوئی علاج کرے، ان کے لئے کوئی ایسی دوائی میرا خیال ہے، اگر یہاں سے ٹرانسفر ہو کے ہزارہ میں آگئے تو وہاں پر ٹھنڈ ہے، وہاں پر آپ لوگوں کو مسئلہ ہوگا، ہم لوگ تو یہاں پر بھگت رہے ہیں۔ ایک تو میرا یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے، دوسرا آپ مجھے اکثر کہتے ہیں کہ تم نے پورے پاکستان کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے، جناب سپیکر صاحب! میں اسی لئے چپ بیٹھی ہوئی تھی، اس وقت تک کہ میرے ساؤتھ وزیرستان میں کابل سے 37 دہشت گردوں نے حملہ کیا اور تین ماؤں کے بچے، بہنوں کے بھائی فوجیوں کو شہید کیا، سات

کو زخمی کیا۔ یہ ہاؤس اس کی مذمت بھی کرتا ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ دوسری قوتیں جو یہ کام کروا رہی ہیں، یہ ہمیں باڑ لگانے پر، کیونکہ یہ باڑ لگا رہے تھے، باڑ لگانے سے ہمیں کوئی نہیں روک سکتا، نہ ہی ہمارے فوجی جوانوں کے حوصلے پست ہو سکتے ہیں، ہمیشہ ان کے حوصلے اور تمام قوم ان کے ساتھ ہے، ان کے حوصلے ہمیشہ بلند رہیں گے لیکن آپ نے مجھے کہا تھا کہ پورے پاکستان کا تم نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے لیکن ابھی تک کسی نے اس کے اوپر بات نہیں کی، اس کیلئے دعا بھی کروا دیں، باقی عاطف صاحب آ جائیں گے، اگر کہیں آپ کہتے ہیں تو میں ہی بتا دیتی ہوں، وہی جو باہر ہوا۔

<u>جناب سپیکر:</u> بعد میں بتادیں، ذرا میں ایک دو چیزیں کر لوں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> اوکے، سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ ایک دو، جی سردار یوسف صاحب!

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ ایک اہم مسئلہ ہے، اس طرف میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں، خاص کر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں ٹرانسفرز/پوسٹنگز پر پابندی لگائی گئی ہے۔ ابھی چونکہ تعلیمی سال شروع ہے، اس کی پالیسی کب آئیگی، گورنمنٹ کو پتہ ہو گا کیونکہ اس وقت اگر جو ٹرانسفرز/پوسٹنگز ہیں، یہ تو اس سال کا آغاز ہو رہا ہے، اس وقت اگر ایڈجسٹمنٹ ٹرانسفرز/پوسٹنگز کی ہو گی تو پھر درمیان میں کوئی Disturbance بھی پیدا نہیں ہو گی لیکن اگر یہ پابندی لگی رہی، جس وقت بعد میں کورسز شروع ہو جاتے ہیں اور نصف سال میں ٹرانسفرز ہوتی ہیں، اس سے سٹوڈنٹس کا بھی وقت ضائع ہوتا ہے، Disturbance بھی پیدا ہوتی ہے، اس لئے میں تو یہ گزارش ضرور کروں گا کہ حکومت کو فوری طور جو Ban ہے، اس کو ہٹانا چاہیئے۔ دوسرا ایک مسئلہ چونکہ ایلیمنٹری کالجز کے حوالے سے ہے، سننے میں آیا ہے کہ اس کو ختم کیا جا رہا ہے، تو جو اساتذہ کی ٹریننگ وغیرہ کو اگر ختم کر دیا گیا، Untrained اساتذہ کو اگر پہلے بھی ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی صورتحال آپ نے دیکھی ہے، اس میں دوبارہ اس طریقے سے Untrained اساتذہ جو نئے کورسز آتے ہیں، ریفریشر کورسز آتے ہیں، ان کو پتہ ہی نہیں ہوتا ہے، یہ تو تعلیم کا بہت زیادہ ضیاع ہو گا، اس لئے اس کے ساتھ منسلک بہت سارے لوگوں کا روزگار بھی ہے، یہ سارے لوگ متاثر ہوں گے، آیا اس کا متبادل کیا کوئی انتظام ہے؟ میرے سننے میں آیا ہے جناب سپیکر، میں یہ گزارش کروں گا، اس حوالے سے ضرور ایک واضح پالیسی آنی چاہیئے تاکہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ جو کہ انتہائی اہم ڈیپارٹمنٹ ہے، اہم سبجیکٹ ہے، اس

حوالے سے بڑے دعوے کئے جا رہے ہیں، یکساں نظام تعلیم ہوگا، وہ یکساں نظام تعلیم کب شروع کیا جائے گا؟ اس کے لئے ابھی تک کیا کام ہوا ہے؟ یہ پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے میں یہ نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، سردار صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: اس پر ڈیبیٹ کی ضرورت ہے، ایک بات اور ہے جناب سپیکر! ابھی اسلامیات کے حوالے محترمہ نے جو نصاب کی بات کی ہے، یہ جو کئی دفعہ اس طرح کی سازشیں ہوئی ہیں، گزشتہ اسمبلی میں اس طریقے سے یہاں پر نصاب میں کچھ الفاظ حذف کئے گئے تھے جو ختم نبوت سے تعلق رکھتے تھے، اس وقت وہ واقعہ پیش ہوا، دوبارہ یہ ہوا ہے، اس سال بھی یہ ہوا ہے، جس طرح آپ نے اس پر خود نوٹس لیا ہے، بڑی اچھی بات ہے، اس پر انکوائری بھی ہو رہی ہے لیکن انکوائری یہ ہونی چاہیئے، انکوائری رپورٹ بھی پیش ہونی چاہیئے ان لوگوں کے خلاف جو اس طرح کی حرکت کرتے ہیں، یہ ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت کی جا رہی ہے، اس کے خلاف اگر صحیح طریقے سے انکوائری نہیں ہوگی تو پھر آئے روز اس طرح کی باتیں ہوتی رہیں گی۔ ختم نبوت کا جو مسئلہ ہے جو کہ نوے سالوں کے بعد حل ہوا تھا، یہ ایشو دوبارہ اٹھایا جا رہا ہے، اس لئے اس پر انکوائری اور یہ ہاؤس کے سامنے لایا جائے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، یوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر! ایک بات اور، چونکہ آج کل بارشیں وغیرہ بھی ہوئی ہیں، ہم نے اس سے پہلے ہاؤس میں یہ بات کی تھی کہ بارشوں سے مختلف علاقوں میں سڑکوں کی حالت بہت خراب ہو چکی ہے، اب جو سیزن شروع ہو چکا ہے، خاص طور پر ضلع مانسہرہ میں، کاغان اور پونچھ ویلی، اس طرح سرن ویلی، دور دراز جو سڑکیں ہیں، لنک روڈز ہیں، وہ تباہی کا شکار ہیں، اس کے لئے ایم اینڈ آر میں کوئی کام، کوئی رقم وغیرہ نہیں ہے، میں نے ڈی سی صاحب سے پوچھا، اس نے کہا جی ہمیں تو کوئی پیسہ ہی نہیں ملا، ہم کس طریقے سے اس کو ٹھیک کر سکتے ہیں؟ بہر حال یہ حکومت کے نوٹس میں ہم لاتے رہے، مہربانی کریں اس سے متاثر ہو کے، ایک تو یہ سیاحتی علاقے ہیں، اب سیزن شروع ہو چکا ہے، اس سے پہلے اگر سڑکیں ٹھیک نہ ہوئیں تو سیاح بھی نہیں جا سکیں گے جو ملک اور قوم کا بھی نقصان ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ علاقے کے لوگوں کو بہت بڑی تکلیف ہے، بٹل سچل روڈ کی بری حالت ہے، میں نے خود دیکھی ہے، اسی طریقے سے کاغان ویلی میں مختلف لنک روڈ ہیں، ہم گئے ہیں، سرن ویلی چونکہ یہ سارا علاقہ میرا خیال ہے

ملاکنڈ میں بھی یہ ہوگا، تو ہر جگہ یہ صورتحال ہے، جو میں نے سنا ہے پی ڈی ایم اے نے کچھ پیسے دیئے ہیں لیکن اس میں مانسہرہ کو نظر انداز کیا گیا، خاص طور پر مانسہرہ کو جو مون سون کی بارشوں کی وجہ سے جہاں اس سے نمٹنے کے لئے جو فنڈز ہنگامی حالات کیلئے مہیا کئے جاتے ہیں، ضلع مانسہرہ کو اس میں شامل نہیں کیا گیا، مجھے اس کی وجہ نظر نہیں آتی، میں نے ایڈیشنل ڈی سی سے پوچھا، انہوں نے کہا کہ جی شامل نہیں ہے، تو یہ بھی میں مطالبہ کرتا ہوں کہ سارے علاقے جو اس صوبے کا حصہ ہیں، بعض ضلعوں کو شامل کیا جاتا ہے، بعض ضلعوں کو شامل نہیں کیا جاتا ہے، بعض ضلعوں کو شامل نہیں کیا جاتا، اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کے لئے انتظامات کئے جائیں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ قلندر خان لودھی صاحب! مجھے لگتا ہے، دنیا کے اتنے زیادہ پوائنٹس آف آرڈر کا۔۔۔۔۔

(قہقہہ)

جناب سپیکر: وہ نوٹ کرتے رہے۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں نے اس دن بھی آپ کے لئے بات کی تھی کہ آپ ماشاء اللہ بڑا Stamina رکھتے ہیں اور پھر سب ہاؤس کو اور Specially۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آج اجلاس کا آخری دن ہے، میں نے کہا کہ ان کے جو بھی پوائنٹس ہیں، کر لیں۔

وزیر خوراک: آپ بہت ہی زیادہ خیال کرتے ہیں، بہت اچھی بات ہے جی۔ سب سے پہلے میں، تقریباً گیارہ سپیکرز نے ابھی پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی ہے، میں اس لئے ہنس رہا تھا کہ یہ پوائنٹس آف آرڈر ہیں، اتنا کوئی الہام تو نہیں ہے کہ اس کا میں کیا جواب دوں گا؟ لیکن چلیں جو بھی میرے علم میں بات آئے گی وہ میں کروں گا، جو نہیں آئے گی، اس کو ان شاء اللہ اس وزیر کے حوالے کروں گا، ان کی ان سے میٹنگ کراؤں گا۔ صاحبزادہ صاحب نے بڑی اچھی بات کی ہے، سب بھائیوں نے کچھ دن پہلے گورنمنٹ کے خلاف کہ یہ ایم ٹی آئی کیوں بنایا گیا، یہ ہو گیا، وہ ہو گیا، ڈاکٹرز ہڑتال پر ہیں، انہوں نے آکر ڈاکٹروں کا چٹا پھٹا کھول دیا کہ ایک ایم پی اے کے ساتھ ان کا کیا سلوک ہے؟ ایک ایم پی اے کا بھائی جاتا ہے، اس کو کہتا ہے کہ او پی ڈی کی چٹ، ٹھیک ہے او پی ڈی کی چٹ میں بھی لاتا ہوں، آپ بھی لاتے ہیں، یہ بات اچھی ہے، اگر کوئی آدمی بغیر اس کے Treatment کرائے، اگر وہ Entitled بھی ہو تو اس کو وہ پیسے مل ہی نہیں سکتے، او پی ڈی کی چٹ نہ ہو، اگر ایک آدمی Entitled بھی ہے، اس کو پہلے وہ لینا پڑتی ہے، یہ تو چلو ہو گی لیکن میں

ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے خود ہی اس کی سپورٹ میں بات کر دی، جو ان کے ساتھ جو بات ہوئی ہے، اس کو ہم Condemn کرتے ہیں کہ ہمارے ایم پی ایز اس ہاؤس کا ایک ڈیکورم ہیں، یہ آگسٹ ہاؤس ہے، اس کا ہر ایک ایم پی اے قابل احترام ہے، اس کا خیال رکھنا چاہیئے، اگر ان کی ابھی بھی تسلی نہ ہو تو یہ اپنی پریویلیج موشن لے آئیں اس ڈاکٹر کے خلاف، ہم ان شاء اللہ اس کو سپورٹ کریں گے۔ اس کے بعد وقار خان نے بات کی تو وہ بھی میرے چھوٹے بھائیوں کی طرح ہیں، انہوں نے پولیس فورس کی بات کی ہے، سپیشل پولیس فورس اس وقت اس کی تنخواہ دس ہزار تھی، اب پندرہ ہزار ہے، اس پر اور بھی نظر ثانی ہو رہی ہے، گورنمنٹ سے جو بہتری ہو گی ان شاء اللہ اس پر غور کیا جائے گا ان شاء اللہ، ان کی ریگولرائزیشن کے متعلق بھی ایک سوچ ہے۔ احمد کنڈی صاحب نے ماشاء اللہ بات کی اور وہ جو ہے وہ آف دی ریکارڈ ہے، ہم بات کر رہے ہیں، آپ نے بھی ان کو تفصیلاً بتا دیا، وہ ہماری گورنمنٹ کا اور ایم پی ایز کا Mutual cooperation ہے، گورنمنٹ ایم پی ایز کی سپورٹ میں ہے لیکن بعض دفعہ بعض افسر سمجھتے ہوئے بھی گورنمنٹ کو ٹف ٹائم دینا چاہتے ہیں، ایم پی ایز کی بھی Insult ہو جاتی ہے، Embarrass کرنا چاہتے ہیں، غلط بات ہے، انہیں خیال کرنا چاہیئے کہ گورنمنٹ کیا چاہ رہی ہے، ہر ایک بات تو وہ In writing تو نہیں دے سکتی، نہ ہی دینی چاہیئے، بہت سی پالیسیاں ایسی ہیں، یہ ان شاء اللہ ہم ان کے ساتھ ہیں، اگر کہیں کوئی زیادتی ہو گی، اس کا ہم تدارک کرینگے۔ اس کے بعد میرے بڑے پیارے بھائی ہیں اور اسمبلی میں سب سے قدیم ہمارے آپس میں تعلق ہیں، بڑی اچھی باتیں بھی وہ کرتے ہیں، آج کل تو ماشاء اللہ کرک ڈسٹرکٹ تو بڑا Valuable district ہے آئل و گیس کی وجہ سے اور بڑا کمائی والا ڈسٹرکٹ ہے، ان کی جو باتیں ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ فنانس منسٹر نے اپنی تقریر میں کی تھیں یا اس کے بعد یہ ایشورنس دلائی تھی، اس پر Implement کرنا چاہیئے، میں یہ چاہونگا، میں منسٹر صاحب کو بھی یہ کہتا ہوں اور ان کو میں آپس میں بٹھا دوں گا، ان کے جو ایشوز ہیں، ان کو Settle کریں کیونکہ Drilling کا کام بند ہوا۔ دوسرا یہ سب صوبے کے لئے اچھی نیوز نہیں ہے، اچھی بات نہیں ہے، یہ ترقی روکنے کی بات ہے، جو اس میں ان شاء اللہ بیٹھ کے اس کا سلوشن نکالیں گے، خود میں اپنی طرف سے اس کا کوئی فیصلہ نہیں کر سکوں گا کہ یہ فنانس سے تعلق رکھتی ہے، ان شاء اللہ اس میں اگر ضرورت ہوئی تو میں بھی ساتھ بیٹھ جاؤں گا۔ اس کے ساتھ لائق محمد خان نے بات کی، میرے بھائی ہیں، چھوٹے بھائی ہیں، چلے گئے ہیں، وہ ٹھیک ہے کہ ایکسائز والوں کو ہدایت کریں گے، میں سی ایم کے علم میں بھی لاتا ہوں کہ ایسے لوگوں کو تنگ نہ کریں،

چیکنگ بھی ضروری ہے، حالات ایسے ہیں، اس میں چیکنگ بھی ضروری ہے لیکن چیکنگ کی حد تک ہی ہو، ایسا نہ ہو کہ ان کی Insult کی جائے، لوگوں کے ساتھ لیڈیز ہوتی ہیں، بچے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ویسے لودھی صاحب! وہاں پر لوگوں کے ساتھ بڑی بدتمیزی کی جارہی ہے۔

وزیر خوراک: بس اس کو میں Specially متعلقہ ڈی سی اور سیکرٹری کو بلا کر ہم ان سے بات کرتے ہیں کہ اس کی ذرا اگر Provision ہے تو وہ ہمارے کنٹرول میں ہے، اس کو ہم کریں گے۔ بس حمیرا صاحبہ نے جو بات کی، اس کو آپ نے جواب بھی دے دیا، میں نے بھی سن لیا، ایبٹ آباد میں اور میں بڑا خوش ہوا کہ آپ نے بڑا اچھا Step لیا، اسی وقت آپ نے Settle کر لیا لیکن اس سے آگے بھی میری یہ خواہش ہے، آپ سے بھی ریکویسٹ ہے، ہاؤس سے بھی کہ وہ لوگ جو اس میں ملوث ہیں، انہیں سزا دی جائے، انہیں سزا دی جائے، یہ گپ نہیں ہے، کوئی ایسا ہی ختم نبوت کو، تو ہمارا ایمان کدھر ہے، ہماری مسلمانی کدھر گئی؟ اس پر تو کوئی 'کمپرومائز' نہیں ہے، ہم اس کے لئے لاکھوں جانیں قربان کرنے کے لئے ہر مسلمان تیار ہے، ان کے لئے کوئی بھی اگر بات ہے، اس آدمی کو سزا دینی چاہیئے، (تالیاں) یہ کیوں ہوا ہے، یہ 'بلنڈر' ہے، یہ غلطی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اس پر میں رولنگ دیتا ہوں، اس پر میں رولنگ دیتا ہوں کہ محکمہ تعلیم نے جو انکوائری کنڈکٹ کی ہے، وہ سیکرٹریٹ کو Provide کریں تاکہ ہم خود بھی دیکھیں کہ کس نے یہ حذف کروایا اور اس کے خلاف کیا ایکشن ہوا؟

(تالیاں)

وزیر خوراک: سر! یہ Mistake نہیں ہے یہ Blunder ہے، یہ Blunder نہیں ہونا چاہیئے، اس کا مطلب ہے کہ آپ نے ٹھیک کیا، اس کے بعد۔

جناب سپیکر: کیا ہوا جی؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ختم نبوت کا جس نے بھی یہ حذف کیا ہے، وہ تو واجب القتل ہے کیونکہ اگر ہمارے نبی ﷺ کے ساتھ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: محکمہ تعلیم ہمیں رپورٹ دے۔

وزیر خوراک: رپورٹ آجائیگی تو پھر اس کے بعد۔

جناب سپیکر: جی لودھی صاحب!

وزیر خوراک: اس کے بعد پھر خان بہادر صاحب ہمارے بڑے اچھے دوست ہیں، بھائی ہیں، بڑی اچھی باتیں کرتے ہیں، کبھی ان کی کوئی بات نہیں سنتا تو انہیں غصہ بھی آتا ہے لیکن ان کا حق بنتا ہے، آپ ماشاء اللہ ان کی ہر بات کو، ان کو پوائنٹ آف آرڈر بھی دیتے ہیں، انہوں نے جو بات کی ہے، اس میں کچھ مسئلہ جھگڑے کا ہے، ان کو میں اتنا واضح طور پر جواب نہیں دے سکتا ہوں، وہ ان شاء اللہ میں ان کے ساتھ ان سے پوچھ لیتا ہوں کہ کس کے ساتھ کیا زیادتی ہوئی ہے؟ ان شاء اللہ اس کا تدارک بھی کریں گے۔ ملک بادشاہ صالح نے بات کی، اپر دیر اور لوئر دیر کی، 2200 لوگ ایک جگہ کسی Disease میں مبتلا ہیں اور 1700 دوسری جگہ پر، اس کا بالکل سروے کرانا چاہیئے، گورنمنٹ کی First priority اس پر سروے کریں اور وہاں پر اپنی ٹیم بھیجے کیونکہ یہ لوگوں کی زندگی کا سوال ہے، یہ زیادہ نہ ہو اور ان شاء اللہ آپ کے ساتھ میں ڈی ایچ او کو بھی فون کرتا ہوں، وہاں بھی اس کو کریں، 'ٹیک اپ' کریں اور جو بھی بات ہو گی۔ اور کزئی صاحبہ نے جو بات کی، ماشاء اللہ ہماری بڑی اچھی زور آور بہن ہیں، پھر اپنی باتیں بھی ماشاء اللہ انہیں کرنے کا طریقہ بھی آتا ہے، سلیقہ بھی آتا ہے، بلی نما جیسے چوہوں کی بات کی، واقعی یہ تو پریشانی ہی ہے، وہ کہتی ہیں کہ تین سو طوطوں میں سے دس رہ گئے ہیں اور بچوں کے لئے بڑا دکھ ہو گا، ہمارے وہ بچوں کے لئے میں بھی، ہم سب ان کے لئے دکھی بھی ہیں، اس کا بھی ٹھیک ہے جو متعلقہ ڈیپارٹمنٹ ہے، اس کو ہدایت کرتے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: مسز نگہت کے طوطے کھا گئے ہیں اور وہ بلی نما چوہے ہے۔

وزیر خوراک: کہ وہ سپرے کرے، سپرے کرے، Precautionary measurement لے اور اس میں جو بھی بہتر ہو سکتا ہے کرے اور ساتھ ہی انہوں نے افسوسناک سانحہ کی بات کی، ہمارے بڑے قیمتی بچے شہید ہوئے، بالکل نوجوان تھے، جیو ٹی وی پر آپ نے بھی دیکھا، ہم سب نے دیکھا، بڑے دکھی ہوتے ہیں، تو یہ ہم سب نے اس کو Condemn کیا، ہم سب اس کو Condemn کرتے ہیں، بارڈر پر افغانستان کی جو حرکت ہے، اس گورنمنٹ کی یہ نہیں ہونی چاہیئے، باڑ لگانا ہمارا حق ہے، گورنمنٹ کا حق ہے، وہ لگ رہا ہے، باڑ لگنا چاہیئے، تو یہ ان کا بڑا اچھا پوائنٹ تھا اور اس کے بعد سردار یوسف صاحب ہمارے بڑے ہیں، آپ کو پتہ ہے کہ ہماری تحریک کے بھی بڑے ہیں، ہمارے ویسے بھی بڑے ہیں، پارلیمنٹرین بھی ہیں، باتیں بھی بڑی مزیدار ہوتی ہیں، ان کو ایجوکیشن کی پالیسی کے متعلق تو وہ آگیا ہے کہ پوسٹنگز / ٹرانسفر زکی جو سمری ہے، وہ سی ایم کے پاس گئی ہوئی ہے، ابھی چونکہ امتحان ہو رہے ہیں، یہ ختم ہوتے ہی ان

شاء اللہ اس وقت Ban اٹھالیا جائے گا اور بالکل سب لوگوں کو کریں گے، اس پر کوئی پالیسی بھی بنائیں گے، روزانہ پوسٹنگز / ٹرانسفرز والوں کا جو سلسلہ ہے، یہ ختم کیا جائے، ان کا بڑا اچھا Valid point ہے اور اس کے ساتھ ہی پھر انہوں نے علاقے کے روڈوں کی بھی بات کی، سیاحوں کی بات بھی کی تو وہ بھی ایم اینڈ آر کا بھی وہ دیکھ لیتے ہیں، منسٹر صاحب یہاں موجود نہیں، اکبر ایوب صاحب ان کے علم میں بھی یہ بات لاؤں گا کہ اس کا بھی ذرا دیکھیں۔ یہ چونکہ ہمارے سیاح آئیں گے تو تب ہی ہمارا سرکولیشن چلتا ہے پیسوں کا اور یہ ساری ضروری ہے، میں آپ کا بھی مشکور ہوں کہ گیارہ بارہ آدمی اور آپ نے میرا خیال تھا کہ اپوزیشن کے جو دوست ہیں، ان کو بھی آپ Allow کریں گے، آپ کی مہربانی کہ آپ نے مجھے۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں، ماشاء اللہ آپ نے بڑے اچھے مثبت جواب دیئے ہیں اور محنت کی ہے، آپ نوٹ کرتے رہے ہیں، میں صرف ایک ریکویسٹ کروں گا کہ یہ جو چوہوں والا مسئلہ ہے، اس کو آپ ڈبلیو ایس ایس پی جو ہے پشاور کا، اس کے ساتھ Take up کریں، This is their responsibility اور اس کے لئے جو بھی کیا جا سکتا ہے کیا جائے، ایک Campaign کے طور پر اس کو لیں، ان سے پشاور کے عوام کو نجات دلائیں۔ عائشہ بانو ایم پی اے، پلیز۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>Miss Aisha Banno:</u> Janab Speaker Sahib! I beg to move that rule 124 may be suspended under rule 240 and I may be allowed to move a resolution, in the House.

<u>Mr. Speaker</u>: Rule 124 under rule 240 may be suspended, to allow the Member to move her resolution in the House? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Ji, please move your resolution.

قراردادیں

<u>محترمہ عائشہ بانو</u>: جناب سپیکر صاحب! میری دو ریزولیوشنز ہیں اور دونوں بہت ضروری ہیں۔ یہ میری طرف سے محترمہ عائشہ نعیم صاحبہ، سردار بابک صاحب، زبیر خان، جناب تاج محمد خان، ارشد ایوب صاحب، کامران بنگش، جناب محمد اکرم خان درانی صاحب، ریحانہ اسماعیل یہ ہماری جوائنٹ ریزولیوشن ہے۔

چونکہ خیبر پختونخوا میں جگہ جگہ عطائی ڈاکٹرز کے اشتہارات لگے ہوتے ہیں، لہذا یہ اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ایسے ڈاکٹرز کی حوصلہ شکنی اور اشتہاروں پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔

جناب سپیکر صاحب! عطائی ڈاکٹروں کے اوپر Ban تو لگ چکا ہے لیکن جگہ جگہ پر ان کے اشتہاروں کی وجہ سے ایک تو بیماریاں رنگ برنگ پھیل رہی ہیں اور دوسرا یہ کہ عطائی ڈاکٹرز لوگوں کی زندگیوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں تو ان کو Discourage کرنے کا اور ان Quackery کو Discourage کرنے کا یہ ایک بڑا Step ہوگا کہ ان کے اشتہار کے اوپر پابندی لگائی جائے۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Second resolution.

<u>محترمہ عائشہ بانو</u>: جناب سپیکر صاحب! یہ دوسری ریزولیوشن بھی میری طرف سے، محترمہ عائشہ نعیم صاحبہ، سردار بابک صاحب، جناب زبیر خان، تاج محمد خان، ارشد ایوب صاحب، کامران بنگش صاحب، اکرم خان درانی صاحب اینڈ محترمہ ریحانہ اسماعیل ان کی طرف سے ہے۔

یہ کہ آج کل بھاری بھر کم سکول بیگز جو کہ حد سے زیادہ کتابوں سے لدے ہوتے ہیں، بچوں کی ریڑھ کی ہڈی کی متعدد بیماریوں کا موجب بن رہے ہیں، انتہائی بھاری سکول بیگز شانوں پر لٹکانے سے بچوں کی جسمانی ساخت متاثر ہوتی ہے اور جسم میں ابھار کے ساتھ ساتھ پیٹ کے درد کا بھی سبب بنتے ہیں، وقت کے ساتھ ساتھ بچوں کے جسم کے غیر متوازن اور اعصابی نظام کو متاثر کرتے ہیں، یہ نہ صرف وقتی طور پر بلکہ طویل مدتی اثرات کے طور پر ریڑھ کی ہڈی کو کمزور کرتے ہیں اور مزید یہ کہ ان کو دائمی نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ یہ معزز ایوان حکومت سے پرزور سفارش کرتا ہے کہ سرکاری سکولز اور پرائیویٹ سکولز کو پابند بنایا جائے کہ بچوں کے وزن کے دس فیصد سے زیادہ وزن والے سکول بیگز پر پابندی لگائی جائے۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

"In exercise of the power conferred by Clause 3 of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Mushtaq Ahmad Ghani, Speaker, Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, do hereby order that the Provincial Assembly shall stand prorogued on Thursday, the 2nd May, 2019, after conclusion of its business fixed for the day, till such date as hereafter be fixed".

(اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی ہو گیا)